Postal Reg. No. L/P/GDP-1, DEC 2009

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 56

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADR Qadian

شمارہ 44

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

19 رشوال 1428 ہجری 1 رنبوت 1386 ہش یکم نومبر 2007ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیرو عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وسلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

میں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے ذات کچھ بھی چیز نہیں

خدا تعالیٰ کے قرب سے زیادہ دُور پھینکنے والی اور حقیقی نیکی کی طرف آنے سے روکنے والی بڑی بات یہی ذات کا گھمنڈ ہے کیونکہ اس سے تکبر پیدا ہوتا ہے

ارشاد باری تعالیٰ

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّکَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ط اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ۔ (سورہ لقمان:19)

ترجمہ: اور (نخوت سے) انسانوں کے لئے اپنے گال نہ پُھلا اور زمین میں یونہی اکڑتے ہوئے نہ پھر۔ اللہ کسی تکبر کرنے والے (اور) فخر ومباہات کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا نَقَصَتْ صَدَقَۃٌ مِنْ مَّالٍ وَمَا زَادَ اللّٰہُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰہِ اِلَّا رَفَعَہُ اللّٰہُ۔ (مسلم کتاب البر والصلة باب استحباب العفو والتواضع)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ کا بندہ جتنا کسی کو معاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اتنا ہی زیادہ اسے عزت میں بڑھاتا ہے جتنی زیادہ کوئی تواضع اور خاکساری اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اتنا ہی اسے بلند مرتبہ عطا کرتا ہے۔

فرمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بعض نادان ایسے بھی ہیں جو ذاتوں کی طرف جاتے ہیں اور اپنی ذات پر بڑا تکبر اور ناز کرتے ہیں۔ بنی اسرائیل کی ذات کیا کم تی جن میں نبی اور رسول آئے تھے لیکن کیا ان کی اس ذات کا کوئی لحاظ خدا تعالیٰ کے حضور ہوا۔ جب اس کی حالت بدل گئی۔ ابھی میں نے کہا ہے کہ ان کا نام سؤر اور بندر رکھا گیا اور اسے اس طرح پر انسانیت کے دائرہ سے خارج کر دیا۔ میں نے دیکھا ہے کہ بہت لوگوں کو یہ مرض لگا ہوا ہے۔ خصوصاً سادات اس مرض میں بہت مبتلا ہیں وہ دوسروں کو حقیر سمجھتے ہیں اور اپنی ذات پر ناز کرتے ہیں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے ذات کچھ بھی چیز نہیں ہے اور اسے ذرا بھی تعلق نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو سید ولد آدم اور افضل الانبیاء ہیں انہوں نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضی الہ عنہا سے صاف طور پر فرمایا کہ اے فاطمہ تو اس رشتہ پر بھروسہ نہ کرنا کہ میں پیغمبر زادی ہوں۔ قیامت کو یہ ہرگز نہیں پوچھا جاوے گا کہ تیرا باپ کون ہے۔ وہاں تو اعمال کام آئیں گے۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے قرب سے زیادہ دُور پھینکنے والی اور حقیقی نیکی کی طرف آنے سے روکنے والی بڑی بات یہی ذات کا گھمنڈ ہے کیونکہ اس سے تکبر پیدا ہوتا ہے اور تکبر ایسی شئے ہے کہ وہ محروم کر دیتا ہے۔ علاوہ ازیں وہ اپنا سارا سہارا اپنی غلط فہمی سے اپنی ذات پر سمجھتا ہے کہ میں گیلانی ہوں یا فلاں سید ہوں حالانکہ وہ نہیں سمجھتا کہ یہ چیزیں وہاں کام نہیں آئیں گی ذات اور قوم کی بات تو مرنے کے ساتھ ہی الگ ہو جاتی ہے مرنے کے بعد اس کا کوئی تعلق باقی رہتا ہی نہیں اس لئے اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں یہ فرماتا ہے مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ (سورہ زلزال) کوئی برا عمل کرے خواہ کتنا ہی کیوں نہ کرے اس کی پاداش اس کو ملے گی یہاں تک یہاں کوئی تخصیص ذات اور قوم کی نہیں اور پھر دوسری جگہ فرمایا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ (الحجرات) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مکرم وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔

(ملفوظات جلد 7 ص 188-189)

یہ زمانہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ ہے یہ دلائل کی جنگ کا زمانہ ہے اور مسیح موعود کی جماعت یہ جنگ اُن براہین اور دلائل سے ہی لڑ رہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے کو عطا فرمائے تھے

تمام عزتیں اب زمانے کے امام کے ساتھ جڑے رہنے سے ہی ملنی ہیں کیونکہ یہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام صادق ہے اور اس کے ساتھ جڑنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلق جوڑنا ہی ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 19/اکتوبر بمقام بیت الفتوح لندن

تشہد وتعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ فاطر کی آیت نمبر 11 کی تلاوت کی۔ اور ترجمہ پیش کیا کہ جو بھی عزت کے خواہاں ہیں تو اللہ ہی کے تصرف میں سب عزت ہے اسی کی طرف پاک کلمہ بلند ہوتا ہے اور اسے نیک عمل بلندی کی طرف لے جاتا ہے اور وہ لوگ جو بری تدبیر کرتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے اور ان کا مکر ضرور اکارت جائے گا۔

پھر فرمایا اللہ تعالیٰ کی ایک صفت عزیز ہے جس کا قرآن مجید میں قریباً 100 دفعہ بیان ہوا ہے یہ بیان مختلف آیات میں مختلف مضامین کے ساتھ اور دوسری صفات کے ساتھ مل کر ہوا ہے اس صفت کے اللہ تعالیٰ کی ذات کے حوالے سے اہل لغت نے جو معنی کئے ہیں ان میں سے مفردات امام راغب، لسان العرب کے حوالے سے معنی بیان کرنے کے بعد حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس ساری وضاحت کا خلاصہ یہ نکلا کہ عزیز خدا تعالیٰ کا نام ہے جو کاملیت اور جامعیت کے لحاظ سے صرف

باقی صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

یہودیوں کے نقشِ قدم پر!

((قسط-3))

اسماعیل کٹکی صاحب نے اپنے جھوٹ سے بھرے ہوئے فولڈر میں جس کو ''ثواب'' حاصل کرنے کی نیت سے پُونچھ کے ایک مدرس صاحب نے شائع کیا ہے یہ بھی لکھا ہے:-

''مرزا غلام احمد قادیانی اپنے کو آخری نبی کہتا ہے۔''

عبارت دیکھیں کتنی توہین سے بھری ہوئی استعمال کی گئی ہے۔ چونکہ کٹکی صاحب اب اپنے آخری انجام کو پہنچ گئے ہیں اللہ ہی اُن سے ان کے اس استہزاء اور توہین کا انتقام لے گا۔

پھر لکھتے ہیں:-

''تمام مسلمانوں کا یہ اجتماعی اور متفق علیہ فیصلہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں جس طرح خدا کے بعد کوئی خدا نہیں ٹھیک اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں۔'' (دو ورقہ فولڈر ذرا غور کریں صفحہ:3)

سوال یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو آسمان پر بیٹھے ہیں جب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آئیں گے تو کیا نبی نہیں ہونگے؟ جبکہ صحیح مسلم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چار مرتبہ ''نبی اللہ'' کے خطاب سے نوازا ہے۔ (دیکھو صحیح مسلم باب ذکر الدجال) اس حدیث کے بعد یہ کہنا کہ تمام مسلمانوں کا متفقہ فیصلہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا کہاں تک درست ہے اور پھر فیصلہ تمہارے جیسے ملاؤں کا چلنا ہے یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا؟۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو قرآنی ارشادات کے مطابق وفات پا چکے ہیں اور جس شخص نے نبی اللہ بن کر آنا ہے اس نے اس اُمت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مثیل بن کر آنا ہے اور وہ آپؐ کی کامل متابعت کے نتیجہ میں اُمّتی نبی کا لقب پائے گا اور قرآنی شریعت کو الہام کی رُو سے دوبارہ زندہ کرے گا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوگا اور یہی امت محمدیہ کے بزرگان کا فیصلہ ہے جو حدیث لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ (یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا) کی تشریح کرتے ہیں کہ آپ کے بعد صرف شریعت والا نبی نہیں آئے گا۔

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:-

قُوْلُوْا اِنَّهٗ خَاتَمَ الْاَنْبِيَاءِ وَلَا تَقُوْلُوْا لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ (دُرِّ منثور، جلد 5، صفحہ:204)

یعنی اے لوگو یہ تو کہا کرو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبین ہیں مگر یہ نہ کہا کرو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس قول کی تشریح میں امام ابن قتیبہ رحمہ اللہ علیہ (وفات 267ھ) فرماتے ہیں:

لَيْسَ هٰذَا مِنْ قَوْلِهَا ...... بِقَوْلِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وسلم لَا نَبِيَّ بَعْدِیْ لِاَنَّهٗ اَرَادَ لَا نَبِيَّ بَعْدِیْ يَنْسِخُ مَا جِئْتُ بِهٖ۔ (تاویل مختلف الاحادیث، صفحہ:234)

اس کا ترجمہ یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول 'لا نبی بعدی' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مخالف نہیں ہے (یعنی یہ نہ سمجھنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو فرما رہے ہیں لیکن حضرت عائشہ روک رہی ہیں بلکہ اس میں ایک پیغام ہے اور آپؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کی وضاحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مخالف نہیں) کیونکہ حضور کا مقصد اس فرمان سے یہ ہے کہ میرے بعد کوئی ایسا نبی نہیں جو میری شریعت کو منسوخ کرنے والا ہو یہ بعینہٖ وہی عقیدہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عقیدہ ہے۔

یہی عقیدہ حضرت امام محمد طاہر (وفات 976ھ) کا ہے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں:-

هٰذَا نَاظِرٌ اِلٰى نُزُوْلِ عِيْسٰى وَهٰذَا اَيْضًا لَا يُنَافِیْ حَدِيْثُ لَا نَبِيَّ بَعْدِیْ لِاَنَّهٗ اَرَادَ لَا نَبِيَّ يَنْسِخُ شَرْعَهٗ (تکملہ مجمع البحار، صفحہ: 86)

کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ کا یہ قول اس بنا پر ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے بحیثیت نبی اللہ نازل ہونا ہے یہ قول حدیث '' لَا نَبِيَّ بَعْدِیْ '' کے خلاف نہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مُراد اس قول سے یہ ہے کہ آپ کے بعد ایسا نبی نہیں ہوگا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے۔

یہی عقیدہ امام عبدالوہاب الشعرانی (وفات:976ھ) کا ہے یہی عقیدہ برصغیر پاک و ہند کے مایہ ناز محدث، شارح مشکوٰۃ شریف، حضرت مُلّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور یہی عقیدہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور یہی عقیدہ حضرت شیخ نوشاہ گنج قدس سرّہٗ کے فرزند حضرت حافظ برخوردار رحمۃ اللہ علیہ (وفات:1093ھ) کا ہے اور یہی عقیدہ حضرت نواب نورالحسن خان صاحب ابن نواب صدیق حسن خان صاحب کا ہے اور یہی عقیدہ حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور یہی عقیدہ بانی دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ ایسے میں یہ کہنا کہ:

''تمام مسلمانوں کا اجتماعی اور متفقہ فیصلہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں'' سوائے دھوکا دینے کے اور کچھ حقیقت اپنے اندر نہیں رکھتا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ کے مولویوں کو اس لئے بندر اور سؤر قرار دیا ہے کہ وہ غیر اقوام کے نقلچی بندر بن کر عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر مانیں گے اور سؤر بن کر اسلام کی کھیتی کا ستیاناس کریں گے گویا کہ کٹکی صاحب کے عقیدہ کے مطابق پُنر جنم میں یہ لوگ سؤر اور بندر بن گئے ہیں۔

خیر اس بات کو ہم یہیں پر چھوڑتے ہوئے اب اپنے محترم قارئین کو بتاتے ہیں کہ کٹکی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الہامات درج کر کے ان پر یہودیانہ اعتراضات کئے ہیں اور استہزاء کیا ہے ذیل میں ہم ان الہامات کی وضاحت کرتے ہیں۔ پہلا الہام کٹکی نے لکھا ہے:

''غشم غشم غشم اس کے معنی مرزا کو معلوم نہیں ہو سکے۔''

اس یہودی صفت مولوی نے اصل الہام میں تحریف کی ہے۔ حالانکہ الہام کی اصل عبارت ہے غَثَمَ غَثَمَ غَثَمَ لَهٗ اور اس کے معنی ہیں اس کو یکدم مال دیا گیا۔ اس الہام کے ساتھ اس کا ترجمہ بھی الہام ہوا ہے اور اصل الفاظ اس طرح ہیں۔ غَثَمَ غَثَمَ غَثَمَ لَهٗ: دُفِعَ اِلَيْهِ مِنْ مَالِهٖ دَفْعَةً۔ (تذکرہ، صفحہ:311)

منجد عربی لغت میں غَثَمَ لَهٗ کے تحت لکھا ہے: دَفَعَ دفعةً جَيِّدَةً مِنَ الْمَالِ (دیکھئے منجد زیر لفظ غثم)

پھر عربی انگریزی ڈکشنری ''الفرائد الدُّرِّیَّہ'' میں لکھا ہے:

غَثَمَ: To give at once any one یعنی یکدم کسی کو مال دیا گیا۔

(2) دُوسرا الہام جس پر کٹکی صاحب اعتراض کرتے ہیں لکھتے ہیں:-

''ایلی رُوس''

حالانکہ ایلی رُوس کوئی الہام نہیں ہے اس میں بھی یہودیانہ تحریف کی ہے اصل الفاظ ہیں: '' ایلی اَوْس'' ''ایلی'' کا ترجمہ ہے: ''اے خدا'' اور ''اَوْس'' کا ترجمہ ہے: انعام اور عطیہ۔ المنجد میں لکھا ہے: آس اَوْسًا: اَعْطٰى و عَوَّضَ: اَلْاَوْس: اَلْعَطِيَّةُ (المنجد) کہ اسَ اَوْسًا کے معنی ہیں اس نے انعام دیا۔ معاوضہ دیا۔ اوس کے معنی ہیں عطیہ۔

یہی حال اس کے تحریر کردہ دیگر الہامات کا بھی ہے جو غلط رنگ میں تحریر کئے ہیں اور بعض جگہوں پر جان بُوجھ کر غلط تحریر کئے ہیں۔

یہاں پر یہ حقیقت بھی واضح کرنا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کلام جو اب تک نازل ہوتا رہا یہاں تک کہ قرآن مجید بھی، اس کے تمام معانی پر ہر انسان اطلاع نہیں پا سکتا۔ نہ کافر اور نہ مومن۔ کافر لوگ حضرت شعیب علیہ السلام کو کہتے تھے: يَا شُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِمَّا تَقُوْلُ (ھود:92) اے شعیب تیری اکثر باتیں تو ہماری سمجھ میں نہیں آتیں۔

ایسا ہی حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''قرآن مجید کے سب معنی سمجھنے کی ہمیں تکلیف نہیں دی گئی...... مقطعات قرآن ایسے حروف یا الفاظ ہیں جو اہل عرب کی اصطلاح میں کسی معنی کے لئے موضوع نہیں۔ (عِلْمُ الْكَلَام، ترجمہ اردو اَلْاِقْتِصَاد فِی الْاِعْتِقَاد) آج تک قرآنی مقطعات پر ناسمجھی سے دشمنان اسلام استہزا کرتے ہیں اور یہی آج کٹکی صاحب خدا کے مسیح و مہدی کے ساتھ کر رہے ہیں۔

کٹکی اور اس جیسے دیگر معترضین پر ہم واضح کرنا چاہتے ہیں کہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سینکڑوں الہامات اب تک روز روشن کی طرح پورے ہو چکے ہیں۔ ان الہامات میں تبشیری اور انذاری دونوں طرح کے الہامات شامل ہیں۔ چنانچہ آپ کا ایک تبشیری الہام یہ تھا کہ:

''مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا''

یہ الہام اُس وقت ہوا تھا جب آپؑ اکیلے تھے اور قادیان میں بھی کوئی آپ کا نام نہیں جانتا تھا لیکن دنیا کے ایک سو اسی ملکوں تک آپ کی تبلیغ پہنچ چکی ہے اور آپ کے ماننے والے ان ممالک میں موجود ہیں۔ ہزاروں مساجد تبلیغی مراکز، مبلغین و معلمین کرام کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ ہو رہی ہے۔

اگر آپ کا یہ الہام جھوٹا ہوتا تو ہرگز اللہ تعالیٰ آپ کو کامیابی عطا نہ فرماتا کیونکہ اُس کا فرمان ہے کہ جو بھی جھوٹا الہام بنا کر میری طرف منسوب کرے گا تو مَیں شاہ رگ سے پکڑ کر اس کو کاٹ دوں گا اور کوئی اس کا بچاؤ نہیں کر سکے گا۔ (دیکھو سورۃ الحاقّہ) اب اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جھوٹا الہام بنایا تھا تو آپ کو اس قدر ترقی و شہرت

باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

مومن وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے اعمال ان کے ایمان پر گواہی دیتے ہیں

اللہ تعالیٰ کے حقیقی مومنین کے ساتھ قرآن میں بے شمار وعدے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پورا فرماتا ہے اور آج بھی ہم ان کو مختلف شکلوں میں پورا ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں۔

خلافت کا جاری نظام بھی خدا تعالیٰ کے وعدوں میں سے ایک بہت بڑا وعدہ ہے جو مومنین کے سکون کے لئے اور ان کو تمکنت دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

احمدیوں کے ساتھ، مومنین کی جماعت کے ساتھ، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سچا تعلق رکھنے والوں کے ساتھ گزشتہ سو سال سے ہم یہ وعدہ بڑی شان سے پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ جو ہوائیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کی کامیابی کے لئے چلا رہا ہے اسے اب کوئی نہیں روک سکتا۔

یہ فتح کے وعدے مومنین کے ساتھ ہیں، کامل اطاعت گزاروں کے ساتھ ہیں، جماعت کی لڑی میں پروئے جانے والوں اور خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے والوں کے ساتھ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت اور تائید اور حفاظت کے وعدے ان سب کے حق میں پورے ہوں گے جو حقیقی مومن ہیں

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 17 راگست 2007ء بمطابق 17 ظہور 1386 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ـ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ـ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ـ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ـ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ـ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ مومن وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے اعمال اُن کے ایمان پر گواہی دیتے ہیں۔ جن کے دل پر ایمان لکھا جاتا ہے اور جو اپنے خدا اور اس کی رضا کو ہر ایک چیز پر مقدم کر لیتے ہیں اور تقویٰ کی باریک تنگ راہوں کو خدا کے لئے اختیار کرتے ہیں اور اس کی محبت میں محو ہو جاتے ہیں اور ہر ایک چیز جو بُت کی طرح خدا سے روکتی ہے خواہ وہ اخلاقی حالت ہو یا اعمال فاسقانہ ہوں یا غفلت اور کسل ہو سب اپنے تئیں دُور کر لئے جاتے ہیں۔

پس جیسا کہ پہلے بھی قرآنی تعلیم کی روشنی میں بیان کرتا آیا ہوں کہ جو بھی عمل اللہ تعالیٰ کی رضا سے دُور لے جانے والا ہے وہ ایمان سے دُور لے جانے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے قرآن کریم میں بے شمار جگہ جو مومن کی تعریف اور مومنین کے لئے جو احکامات ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو کھول کر پیش فرمایا ہے اور اپنی جماعت کے افراد کو اس معیار پر دیکھنے کی بار بار تلقین فرمائی ہے جس سے ایمان کے اعلیٰ معیار حاصل ہوں اور ہم میں سے ہر ایک پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے اُس سلوک سے حصہ لینے والا بنے جو اللہ تعالیٰ ایک مومن سے فرماتا ہے۔ پس اس سلوک کا حامل بننے کے لئے تقویٰ کی راہوں کی تلاش کرنی ہوگی۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ''مومن وہ لوگ ہوتے ہیں جو تقویٰ کی باریک اور تنگ راہوں کو خدا کے لئے اختیار کرتے اور اس کی محبت میں محو ہو جاتے ہیں''۔ اور تقویٰ کی باریک راہوں کی وضاحت فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ: ''انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارنا ہے۔ تقویٰ کی باریک راہیں روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اور خوشنما خط وخال ہیں اور ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی امانتوں اور ایمانی عہدوں کی حتی الوسع رعایت کرنا اور سَر سے پیر تک جتنے قویٰ اور اعضاء ہیں جن میں ظاہری طور پر آنکھیں اور کان اور ہاتھ اور پیر اور دوسرے اعضاء ہیں اور باطنی طور پر دل اور دوسری قوتیں اور اخلاق ہیں ان کو جہاں تک طاقت ہو ٹھیک ٹھیک محل ضرورت پر استعمال کرنا اور ناجائز مواضع سے روکنا اور ان کے پوشیدہ حملوں سے متنبہ رہنا اور اسی کے مقابل پر حقوق عباد کا بھی لحاظ رکھنا یہ وہ طریق ہے کہ انسان کی تمام روحانی خوبصورتی اس سے وابستہ ہے اور خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 209-210 مطبوعہ لندن)

آپ نے یہ فرمایا ہے کہ '' تقویٰ کی باریک راہیں روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اور خوشنما خط وخال ہیں''۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں کہ '' ایمان کے لئے خشوع کی حالت مثل بیج کے ہے'' یعنی اللہ کا خوف ہر عمل سے پہلے اس کی موجودگی کا احساس دلائے۔ یہ بیج تمہارے دل میں پیدا ہونا چاہئے اور کسی کام کو سرانجام دینے سے پہلے یہ احساس اور یقین رکھنا کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے، یہ احساس ہر وقت دل میں موجود رہے۔ انتہائی عاجزی سے اور ڈرتے ڈرتے اپنی زندگی گزارنا۔ یہ حالت ایسی ہے کہ جس کی مثال بیج سے دی جا سکتی ہے اور پھر جب یہ خشوع پیدا ہو جائے اور تمام لغو باتوں کو انسان ترک کر دے تو پھر انسان کے دل کی زمین جو ہے اس پر ایمان کا نرم نرم سبزہ نکلتا ہے، وہ بیج پھوٹتا ہے، اس کھیت میں ہریالی نظر آنے لگتی ہے۔ اور یہ نرم سبزہ ایسا ہوتا ہے کہ بہت نازک ہوتا ہے۔ ایک بچے کے پاؤں کے نیچے بھی

آجائے تو کچلا جاتا ہے۔ پس اس بات پر راضی نہیں ہوجانا چاہئے کہ میرے اندر بہت خشوع پیدا ہوگیا ہے۔ مَیں نے اس وجہ سے لغویات کو بھی ترک کردیا ہے یا اس کے ترک کرنے کی طرف کافی ترقی کرلی ہے بلکہ اس نرم پودے کی حفاظت کے لئے بہت سے مراحل ابھی باقی ہیں۔

آپؑ وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایمان کی مضبوطی کے لئے پھر اپنے محبوب مال میں سے قربانیاں کرنی پڑتی ہیں۔ اس کی ضرورت ہے۔ جب یہ مالی قربانی ہو تو پھر ایمانی درخت کی ٹہنیاں نکل آتی ہیں۔ اس کی شاخیں پھوٹ پڑتی ہیں جو اس میں کسی قدر مضبوطی پیدا کرتی ہیں۔ پھر ان ٹہنیوں کو مزید مضبوط کرنے کے لئے شہوات نفسانیہ کا مقابلہ کرنے کی ضرورت ہے۔ قدم قدم پر شیطان نے ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں۔ جو مختلف طریقوں سے نفس کو بھڑکا کر برائیوں کی طرف مائل کرتا ہے اور نیکیوں سے روکنے کی کوشش کررہا ہے ہر جگہ اس سے بچنا ہر مومن کا کام ہے۔ برائیوں سے بچنا اور نیکیوں کو اختیار کرنا، شیطان کے دھوکے میں نہ آنا اور جب یہ صورت پیدا ہوگی تو فرمایا پھر ان ٹہنیوں میں خوب مضبوطی اور سختی پیدا ہوجاتی ہے اور پھر اس پودے کو جو ٹہنیوں کی حد تک مضبوط ہوگیا، لیکن ابھی مضبوط تنے پر کھڑا ہونا باقی ہے، اس کو مضبوط تنے پر کھڑا کرنے کے لئے اپنے وہ تمام عہد جو تم نے خدا سے اور خدا کی خاطر اس کے احکامات پر عمل کرنے کے لئے کئے ہیں ان کی حفاظت کرو، اپنی تمام امانتوں کی حفاظت کرو۔ اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات امانتیں ہیں ان کی حفاظت کرنا، ان کو موقع محل کے مطابق بجالانا ضروری ہے اور یہ امانتیں ایمان کی شاخیں ہیں۔ پس یہ تمام چیزیں پھر ایمان کے درخت کو مضبوط تنے پر کھڑا کردیتی ہیں اور تنا ان کو خوراک مہیا کرتا ہے۔

ایمانی عہدوں کی مزید وضاحت کرتے ہوئے آپؑ نے فرمایا کہ ایمانی عہدوں سے مراد وہ عہد ہیں جن کا انسان بیعت کرتے وقت اور ایمان لاتے وقت اقرار کرتا ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جن شرائط پر ہم نے بیعت کی ہے وہ ہمیشہ ہمیں پیش نظر رکھنی چاہئیں اور جب اس عہد کی حفاظت کررہے ہوں گے۔ اس کا خلاصہ (جیسا کہ گزشتہ خطبہ میں مَیں نے بیان کیا تھا) خدا کی توحید کا قیام، آنحضرت ﷺ کی مکمل پیروی، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تمام فیصلوں پر حکم اور عدل ماننا ہے، مخلوق کے حقوق ادا کرنا، خلافت احمدیہ کی اطاعت کرنا تو پھر یہ ایمان کا درخت مضبوط تنے پر قائم ہوجائے گا اس کی جڑیں مضبوط ہوں گی اور جب یہ صورت پیدا ہوگی تو پھر ایک مومن کا فعل خدا کی رضا کے حصول کے لئے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہمیشہ شیطان سے بچانے اور اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالنے کے سامان پیدا فرماتا رہے گا۔ کیونکہ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ ایک دنیاوی دوست اپنے دوست کے لئے کوشش کرکے اس کے فائدے کے سامان کرے اور خدا تعالیٰ جو سب دوستوں سے زیادہ وفا کرنے والا ہے وہ اپنے دوست کو، ایک مومنؔ باوجود اس کے چاہنے کے (کہ خدا تعالیٰ اسے ایمان میں مضبوط رکھے اور شیطان سے اسے بچا کر رکھے، اس کے حملوں سے محفوظ رکھے) یوں اندھیروں میں بھٹکتا ہوا چھوڑ دے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ کبھی بھی نہیں ہوگا۔ اگر تم میری طرف بڑھ رہے ہو اور ایمان کی مضبوطی کی کوششیں کررہے ہو تو میرا قرب حاصل کرنے والے ہوگے۔

ایک جگہ فرماتا ہے کہ اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ (البقرۃ:258) کہ اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لائے وہ ان کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالتا ہے۔ پس یہ جو اللہ تعالیٰ مومنوں سے دوستی کا اعلان فرما رہا ہے اور فرماتا ہے کہ مومنوں کو اندھیروں سے روشنی کی طرف لائے گا، ان کو ایک نور دکھائے گا تو یہ اعلان ہے کہ تمہاری کوشش، تمہارے ایمان کی مضبوطی کی کوشش تمہیں یقیناً ترقیات نصیب کرے گی۔ تمہیں روحانی ترقی میں بڑھائے گی، پھر اس کی وجہ سے تمہاری جسمانی ضروریات بھی پوری فرمائے گا۔ پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں نیک نیت سے کوشش ضروری ہے۔ دنیا کی طرف دوڑنے والوں کو تو پتہ نہیں دنیا ان کی خواہش کے مطابق ملتی بھی ہے کہ نہیں۔ کیونکہ بہت سے جو دنیا کمانے والے ہیں اور خدا کو بھولنے والے ہیں ان میں سے اکثریت کیا بلکہ سارے ہی بے چینی کی زندگی گزار رہے ہوتے ہیں۔ لیکن خدا کی خاطر خالص ہوکر اپنے ایمانوں میں مضبوطی پیدا کرنے والوں کو خدا بھی ملتا ہے اور دنیا بھی ان کے دَر کی لونڈی ہوجاتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے گا تو خدا تعالیٰ بھی اس کی طرف رجوع کرے گا۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ جہاں تک بس چل سکے وہ اپنی طرف سے کوتاہی نہ کرے۔ پھر جب اس کی کوشش اس کے اپنے انتہائی نقطہ تک پہنچے گی تو وہ خدا تعالیٰ کے نور کو دیکھ لے گا۔ یہ جو آپؑ نے فرمایا کہ اس کی کوشش اس کے اپنے انتہائی نقطے تک پہنچے گی۔ تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے پر خاص احسان ہے کہ ہر انسان کی صلاحیتیں مختلف ہوتی ہیں، اس کی استعدادیں مختلف ہوتی ہیں، اس کی اپنی استعدادوں کی انتہا کے مطابق اس کا ٹارگٹ مقرر فرماتا ہے۔ پس ایمان کی مضبوطی اور اللہ کے نور سے حصہ لینے کے لئے اپنی استعدادوں کے انتہائی نقطے تک پہنچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پھر وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت:70) کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ اس میں اس کی طرف اشارہ ہے کہ جو حق کوشش کا اس کے ذمہ ہے اسے بجالائے۔ یہ نہ کرے کہ پانی اگر بیس ہاتھ نیچے کھودنے سے ملتا ہے تو وہ صرف دو ہاتھ کھود کر ہمت ہار دے۔ ہر ایک کام میں کامیابی کی یہی جڑ ہے کہ ہمت نہ ہارے۔ پھر اس اُمت کے لئے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اگر کوئی پورے طور سے دعا اور تزکیہ نفس سے کام لے گا تب قرآن شریف کے وعدے اس کے ساتھ پورے ہوکر رہیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ دوستی کا حق ادا کرتا ہے، اس دنیا میں بھی انعامات سے نوازتا ہے، دنیاوی ضروریات بھی پوری کرتا ہے، روحانی ترقیات سے نوازتا ہے۔ اس دنیا کو بھی جنت بناتا ہے اور مرنے کے بعد بھی ہمیشہ رہنے والی جنت میں مومن کو رکھے گا۔ غرضیکہ اللہ تعالیٰ کے حقیقی مومنین کے ساتھ قرآن میں بے شمار وعدے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پورا فرماتا ہے اور آج بھی ہم ان کو مختلف شکلوں میں پورا ہوتے ہوئے دیکھ رہے ہیں، دیکھتے ہیں۔ ہزاروں احمدی اس وعدے کے مطابق اپنی دعاؤں کی قبولیت کے نشان دیکھتے ہیں۔

خلافت کا جاری نظام بھی خدا تعالیٰ کے وعدوں میں سے ایک بہت بڑا وعدہ ہے جو مومنین کے سکون کے لئے اور ان کو تمکنت دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ احمدیوں کے ساتھ، مومنین کی جماعت کے ساتھ، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سچا تعلق رکھنے والوں کے ساتھ، گزشتہ سو سال سے ہم یہ وعدہ بڑی شان سے پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں اور ایک احمدی کی سکون اور آرام کی زندگی اس بات کا ثبوت ہے۔ کئی قسم کے فتنہ اور فساد سے احمدی بچے ہوئے ہیں جن میں جو دوسرے ہیں وہ ڈوبے پڑے ہیں۔ مجھے ایک دوست نے بتایا کہ جب یو کے میں گزشتہ دنوں جلسہ ہوا تھا تو امریکہ میں ان کے ایک دوست ان کو ملنے آئے۔ اس وقت میری تقریر شروع ہونے والی تھی، میرے حوالے سے بتایا کہ ان کی تقریر ہے مَیں تو ابھی ٹی وی پر سننے لگا ہوں آپ بیٹھ کے میرا ذرا انتظار کرلیں۔ تو انہوں نے کہا مَیں بھی آپ کے ساتھ سنتا ہوں۔ شیعہ دوست تھے پاکستان سے امریکہ آئے ہوئے تھے۔ پڑھے لکھے آدمی تھے پوری تقریر انہوں نے سنی اور اس کے بعد کہنے لگے کہ مجھے مذہب سے ویسے زیادہ دلچسپی نہیں ہے لیکن آج مجھے پتہ لگا ہے کہ کیوں احمدی دوسروں سے مختلف ہیں۔ احمدی میں اور دوسروں میں کیا فرق ہے؟ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کے لئے اسلام کی راہنمائی کرنے کے لئے ایک انتظام کیا ہوا ہے جو ہمارے اندر نہیں۔ ایک آواز کے ساتھ تم لوگ اٹھتے بیٹھتے ہو۔ تو اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ بڑی شان کے ساتھ جماعت کے حق میں پورا ہو رہا ہے۔

پھر قرآن کریم کے وعدوں میں سے اللہ تعالیٰ کا ایک وعدہ ہے کہ وہ کافروں کے مقابلے میں مومنوں کا مددگار ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بڑے واشگاف الفاظ میں فرماتا ہے کہ تم دنیا میں پھر لو، تاریخ مذاہب پر نظر ڈال لو، کہیں بھی تمہیں یہ نظر نہیں آئے گا کہ نبیوں کی جماعت کا اور مومنوں کا آخری نتیجہ ناکامی کی صورت میں نکلا ہو۔ عارضی ابتلاء اور مشکلات بے شک آتے ہیں۔ لیکن آخرکار دشمن و کافر تباہ ہوجاتے ہیں۔ مومنین کے مخالفین کے حصہ میں تباہی اور بربادی کے سوا کچھ نہیں آتا۔ پس یہ ایک ایسا اصول ہے جو آنحضرت ﷺ سے قبل کے انبیاء اور مومنین کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے قائم فرمایا۔ آنحضرت ﷺ کے ساتھ بھی اور مسلمانوں میں مومنین کے لئے بھی قائم فرمایا اور آپؐ کے بعد بھی اللہ تعالیٰ نے حقیقی ایمان لانے والوں کے لئے یہ معیار قرار دے دیا کہ انجام کار کافروں کی تباہی ہے اور جیسا کہ مَیں نے کہا کافروں کی تباہی، انکار کرنے والوں کی تباہی اور مومنوں کی کامیابی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو مُکَفِّرِیْن و مُکَذِّبِیْن ہیں ان کا بدانجام ہوگا اور بدانجام کا بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ مَوْلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْکٰفِرِیْنَ لَا مَوْلٰی لَھُمْ (محمد:12) یہ اس لئے ہے کہ اللہ ان لوگوں کا مولیٰ ہوتا ہے جو ایمان لائے اور کافروں کا یقیناً کوئی مولیٰ نہیں ہوتا۔

پس حقیقی مومن اور تقویٰ پر قدم مارنے والوں کا مولیٰ اور دوست وہ عظیم جاہ و جلال والا خدا ہے جس کی بادشاہت تمام زمین و آسمان پر حاوی ہے۔ پس جو ایسے جاہ و جلال اور قدرت رکھنے والے خدا کی آغوش میں ہو کیا اسے مخالفین کا مکر اور ان کی تدبیریں کچھ نقصان پہنچا سکتی ہیں؟ یقیناً نہیں، کبھی نہیں۔ کیونکہ جو خدا تعالیٰ پر کامل ایمان لاتا ہے خدا اس کی حفاظت کے سامان پیدا فرماتا ہے۔ یہ اس کا وعدہ ہے کہ وہ ان کی مدد فرماتا ہے جیسا کہ ایک جگہ فرماتا ہے وَکَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ (الروم:48) یعنی مومنوں کی مدد کرنا ہمارا فرض ہے۔ پس یہ ہے مومنوں کا خدا جو کسی لمحہ بھی اپنے مومن بندوں سے غافل نہیں۔ یہ زمین و آسمان کا مالک خدا جس کو نہ نیند آتی ہے نہ اونگھ آتی ہے، ہر وقت اپنے مومن بندے کی پکار پر ہر جگہ پہنچ جاتا ہے۔ پس کیا ہی خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اپنے اس خدا سے تعلق جوڑتے ہیں اور خشوع اور تقویٰ میں بڑھے ہوئے ہیں اور بڑھتے چلے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جو خدا اپنے مومن بندے کی حفاظت و نصرت کے لئے اس پر نظر رکھے ہوئے ہے، اس کو ماننے والے ہیں۔

پس ہمیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آئے ہیں اور یہ اعلان کرتے ہیں کہ اس زمانے میں آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کی بیعت میں آنے والے ہی حقیقی مومن ہیں، ایک تو اس

بات کو ذہن میں رکھنا چاہئے کہ صرف یہ ایک عمل کہ ہم بیعت میں آگئے کافی نہیں، بلکہ ہم نے اپنے اعمال کے بیج کی حفاظت کر کے اس کے اُگنے کے سامان کرنے ہیں۔ پھر اس کے اُگنے کے بعد نرم سبزے کی حفاظت کرنی ہے۔ پھر نرم سبزے نے جب ٹہنیوں کی صورت اختیار کرنی ہے اس کی نگہداشت کرنی ہے، اسے ہر قسم کے کیڑے مکوڑوں اور جانوروں سے محفوظ رکھنا ہے۔ پھر اس پودے کی نگہداشت رکھتے ہوئے اسے مضبوط تنے پر کھڑا کرنا ہے، تب جا کر یہ ثمر آور درخت بنے گا، پھل دینے والا درخت بنے گا جو فائدہ پہنچائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ جو تمام اعمال اور اخلاق کے جامع ہوتے ہیں وہی متقی کہلاتے ہیں۔ فرمایا کہ اگر ایک ایک خُلق فرداً فرداً کسی میں ہو تو اسے متقی نہیں کہیں گے جب تک بحیثیت مجموعی اخلاق فاضلہ اس میں نہ ہوں۔ کسی ایک نیکی کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو نیک نہ سمجھے تقویٰ پر قدم مارنے والا نہیں جب تک تمام اخلاق فاضلہ اس میں نہ ہوں۔

پس ایک تو یہ بات ہر وقت ہر احمدی کو ذہن نشین کرنی چاہئے کہ ایمان میں مضبوطی کے لئے تمام نیکیوں کو اختیار کرنا اور ان میں بڑھتے چلے جانا ضروری ہے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے کہ اللہ مومنوں کا دوست ہے اس لئے ان کی حفاظت فرماتا ہے اور کافر اس لئے تباہ ہوتے ہیں کہ ان کا کوئی دوست نہیں۔ اب اس مدد کو اور رنگ میں بھی اللہ تعالیٰ نے اس طرح بیان فرمایا کہ صرف دوست نہیں ہے اور صرف حفاظت ہی نہیں کرتا بلکہ مومنوں کو یہ ضمانت ہے کہ مومنوں کو کافروں پر فوقیت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے ایسے سامان پیدا فرمائے گا کہ جیت یقیناً مومنوں کی ہوگی، غلبہ یقیناً تمہارا ہوگا۔ مخالفین کی کثرت سے ان کے ساز وسامان سے، ان کے مکروں سے، ان کی حکومتوں سے تم پریشان نہ ہو۔ ان کے حملے تمہارے ایمانوں میں کمزوری پیدا نہ کریں۔ یاد رکھو کہ دشمنوں کے جتھے تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ اپنے اوپر فرض کر لیا ہے کہ انبیاء اور مومنین کی جماعت ہی آخر کار غالب آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے ذریعوں سے دشمن کی تباہی کے سامان کرتا ہے جو ایک عام آدمی کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہوتا۔

جنگ بدر کے ذکر میں اللہ فرماتا ہے کہ اس وقت تمہاری کیا حیثیت تھی۔ آنحضرت ﷺ تڑپ تڑپ کر اللہ تعالیٰ کے حضور یہ عرض کر رہے تھے کہ اگر آج مومنین کی چھوٹی سی جماعت ختم ہوگئی تو پھر اے اللہ! تیرا نام لیوا اس دنیا میں کوئی نہیں ہوگا اور اس جنگ میں ساز وسامان اور تعداد کے لحاظ سے بھی مسلمانوں کی اور کفار کی کوئی نسبت ہی نہیں تھی۔ لیکن نتیجہ کیا نکلا۔ ان دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے جو آنحضرت ﷺ نے کیں اور مومنین کے ایمان کو دیکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور کفار کی اس کثرت کو بے بس اور مغلوب کر دیا۔ ہر طرف ان کی لاشیں بکھری پڑی تھیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ (الانفال:18) یعنی یاد رکھو کافروں کو تم نے نہیں مارا تھا بلکہ اللہ تعالیٰ نے مارا تھا اور پھر آنحضرت ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى (الانفال:18) کہ جب تم نے مٹھی بھر کنکر پھینکے تھے تو تُو نے نہیں پھینکے تھے بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکے تھے۔ پس اس جنگ میں کافروں کو ذلیل وخوار کر دیا۔ وہ جو مسلمانوں کو ختم کرنے کے لئے آئے تھے کہ آج مٹھی بھر مسلمان ہیں ان کو ختم کر دیں گے خود نہایت ذلیل وخوار ہو کر گئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو تسلی دلائی کہ یہ میری مدد کی اور اس وعدے کی (کہ غلبہ انشاء اللہ تمہارا ہے) ایک جھلک ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۔ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۔ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ (الانفال:20) پس اے مومنو! اگر تم فتح طلب کیا کرتے تھے تو فتح تو تمہارے پاس آگئی اور اے منکر واب بھی اگر تم باز آجاؤ تو تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر تم شرارت کا اعادہ کرو گے تو ہم بھی عذاب کا اعادہ کریں گے اور تمہارا جتھہ تمہارے کسی کام نہ آئے گا خواہ کتنا ہی زیادہ ہو اور یہ جان لو کہ اللہ مومنوں کے ساتھ ہے۔

پس فتح کا یہ نشان اس زمانے میں یقیناً مومنوں کے ایمان میں مضبوطی قائم کرنے والا بنا۔ صحابہؓ کے ایمان مضبوط ہوئے اور یہ بات قرآن کریم میں فرما کر مومنوں کو اور خاص طور پر آخرین کو جنہوں نے مسیح ومہدی کو ماننا ہمیشہ کے لئے تسلی دلا دی کہ اللہ کی مدد ہمیشہ مومنوں کے ساتھ ہے اس لئے تم مخالفین کے جتھے اور کثرت سے نہ ڈرو۔ ان کی حکومتوں سے نہ ڈرو، ان کی تدبیروں سے نہ ڈرو بلکہ اعلان کرو کہ تمہاری کثرت، تمہارے یہ سب مکر وفریب اور یہ سب کوششیں ہمارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں الہام فرما کر تسلی دلائی۔ کئی دفعہ یہ الہام ہوا ہے کہ يَا اَحْمَدُ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ مَارَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۔ قُلْ اِنِّىْ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ کچھ حصے مَیں نے پڑھے ہیں۔ کہ اے احمد! اللہ تعالیٰ نے تجھ میں برکت رکھ دی ہے۔ جو کچھ تُو نے چلایا وہ تُو نے نہیں چلایا بلکہ خدا تعالیٰ نے چلایا ہے۔ کہہ کہ مَیں خدا کی طرف سے مامور ہوں اور مَیں سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں سے ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ اعلان کروانا یقیناً اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ آخری فتح آپؑ کی جماعت کی ہوگی۔ آپؑ کی زندگی میں بھی انتہائی مشکل حالات آئے، ان کا سامنا آپؑ کو کرنا پڑا لیکن اللہ تعالیٰ نے ہر موقع پر آپؑ کو کامیاب فرمایا۔ آپؑ کی حفاظت فرمائی، آپؑ کی مدد فرمائی۔ آپؑ کے بعد مومنین کی جماعت پر بھی بڑے شدید حالات آئے اور ہم نے ہر آن اللہ تعالیٰ کی مدد کے نظارے دیکھے۔ پس یقیناً یہ اللہ تعالیٰ کا سلوک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی کی دلیل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے ہر فرد کو اس یقین پر قائم رہنا چاہئے کہ یقیناً خدا تعالیٰ کی تائیدات آپؑ کے ساتھ اور آپؑ کی جماعت کے ساتھ ہیں اور اللہ تعالیٰ جو ہوائیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کی کامیابی کے لئے چلا رہا ہے اسے اب کوئی نہیں روک سکتا۔ اگر اللہ تعالیٰ پہلے مومنین کو فتوحات نصیب کرتا آیا ہے اور ہمیشہ ان کے ساتھ رہا ہے تو آج بھی وہ سچے وعدوں والا خدا مومنین کے ساتھ ہے اور احمدیت کے غلبہ کو اب کوئی نہیں روک سکتا۔ لیکن اس بات کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو فتح دکھائی اور آئندہ بھی دکھائے گا اور وہ مومنوں کے ساتھ ہے اور کافر ذلیل وخوار ہوں گے اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو نصیحت فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول کی کامل اطاعت کرو اور کسی کے حکم سے منہ نہ پھیرو۔ یہ بات پھر ایمان میں مضبوطی پیدا کرے گی اور تم خدا تعالیٰ کے نشانات دیکھتے چلے جاؤ گے۔ یہ فتح کے وعدے مومنین کے ساتھ ہیں، کامل اطاعت گزاروں کے ساتھ ہیں، جماعت کی لڑی میں پروئے جانے والوں اور خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے والوں کے ساتھ ہیں۔ پس اللہ اور رسول کی کامل اطاعت کرنے والے ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان دعاؤں کے جو آپؑ نے جماعت کے حق میں کی ہیں حصہ دار بنیں گے، ان دعاؤں کے وارث بنیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کی مدد ونصرت اور تائید اور حفاظت کے وعدے ان سب کے حق میں پورے ہوں گے جو حقیقی مومن ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر موقع پر جب بھی ضرورت ہوگی مومنین کی مدد کو آئے گا جیسا کہ ہمیشہ سے چلا آتا ہے اور ان کے دشمن کو جو جماعت کو نقصان پہنچانا چاہیں گے ہمیشہ خائب وخاسر کرے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ایک جگہ حدیث میں آتا ہے کہ جب کوئی خدا کے ولی پر حملہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس پر ایسا جھپٹ کر آتا ہے جیسا ایک شیرنی سے کوئی اس کا بچہ چھینے تو وہ غضب سے جھپٹتی ہے۔

پس رسوائی اور ناکامی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالفین کا مقدر ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ خدا آپؑ کی جماعت کے ساتھ ہے۔ اگر ہم تقویٰ اور ایمان کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہوں گے تو اپنی زندگی میں یہ فتوحات اور غلبہ کے نظارے دیکھیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اور اپنے نفسوں کا محاسبہ کرتے ہوئے یہ معیار قائم کرنے کی ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے اور اس پر باقاعدگی سے کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور ان انعاموں کا وارث بنائے جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا ہے۔

• خطبہ ثانیہ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا:۔

انشاء اللہ تعالیٰ مَیں جرمنی کے سفر پر جا رہا ہوں۔ اس مہینہ کے آخر میں وہاں ان کا جلسہ سالانہ ہے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ اس سفر کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور بے انتہا فضلوں سے ہر آن نوازتا رہے۔

Syed Bashir Ahmed
Proprietor
Aliaa Earth Movers

(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
الیس اللہ بکاف عبدہٗ
کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
گولبازار ربوہ
047-6215747

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ یورپ کی مختصر جھلکیاں

جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ اور موقع پر ہدایات، کارکنان جلسہ سالانہ سے خطاب اور ان کے ساتھ ڈنر۔

ہمیشہ یادرکھیں کہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا ہے اور والنٹیئر کے طور پر پیش کیا ہے۔ ان مہمانوں سے آپ نے خوش خلقی سے بات کرنی ہے۔ دوسرے نمازوں کے قیام کے علاوہ عمومی طور پر دعاؤں اور ذکر الٰہی سے اپنی زبانیں تر رکھیں تا کہ ہر وقت ایک روحانیت کا ماحول جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے پیدا ہو رہا ہو۔

تقریب پرچم کشائی اور خطبہ جمعہ کے ساتھ جلسہ سالانہ جرمنی 2007ء کا افتتاح

(جرمنی میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ: مبارک احمد ظفر۔ ایڈیشنل وکیل المال۔ لندن)

30/اگست 2007ء:

حضور انور نے 5:30 منٹ پر نماز فجر مسجد بیت السبوح میں پڑھائی۔ حضور انور کا آج زیادہ تر وقت دفتری امور کی انجام دہی میں گزرا اور حضور انور نے اپنے ممبران قافلہ کو اپنی مرضی سے عزیز و اقارب کو ملنے اور شاپنگ وغیرہ کرنے کی از راہ شفقت اجازت مرحمت فرمائی۔ دو بجے دوپہر نماز ظہر و عصر حضور انور نے مسجد بیت السبوح میں پڑھائی۔

آج منہائیم کے لئے روانگی ہوئی۔ روانگی سے قبل مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے حضور انور کی ملاحظہ فرمانے والی ڈاک تیار کروا کے حضور کی گاڑی میں رکھوائی۔ پانچ بج کر چالیس منٹ پر حضور انور اپنی رہائشگاہ سے تشریف لائے، دعا کروائی اور قافلہ منہائیم کے لئے روانہ ہوا۔ راستہ میں تقریباً تین گھنٹے ٹریفک رش کی وجہ سے ٹریفک آہستہ رہی اور سفر کا دورانیہ کچھ لمبا ہوگیا۔ سات بج کر پندرہ منٹ پر منہائیم پہنچے۔ حضور کی گاڑی رہائشگاہ کے سامنے رکی۔ یہاں مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی اور مکرم زبیر خلیل صاحب افسر جلسہ سالانہ جرمنی، مکرم حیدر علی صاحب ظفر مبلغ انچارج جرمنی و افسر صاحب جلسہ گاہ، مکرم عبدالمالک صاحب لوکل امیر منہائیم نے حضور انور کا استقبال کیا۔ یہاں ہوا میں کچھ خنکی محسوس ہو رہی تھی۔

جلسہ گاہ کا تعارف

منہائیم شہر دریائے Necker کے کنارے پر آباد ہے۔ یہاں ایک Expo سینٹر ہے جو مئی مارکیٹ (Maimarkt) کے نام سے مشہور ہے۔ اس مقام پر گزشتہ 13 سال سے جماعت ہائے جرمنی کا جلسہ سالانہ منعقد ہو رہا ہے۔ یہ شہر 400 سال پرانا ہے جو ہرمن نامی ایک شخص کے نام سے منسوب ہے۔ اس وقت اس کی آبادی تین لاکھ 26 ہزار ہے جس میں دو لاکھ 61 ہزار جرمن ہیں اور باقی مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ مئی مارکیٹ سے ملحقہ ایک چھوٹا سا ائر پورٹ بھی ہے جس کی وسیع پارکنگ جلسہ سالانہ کی پارکنگ کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔ مئی مارکیٹ کا کل رقبہ 1 لاکھ 25 ہزار مربع میٹر ہے جس میں سے 8 ہزار مربع میٹر پر ایک پکا ہال بنا ہوا ہے جو مردانہ جلسہ گاہ کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ جلسہ سالانہ کے لئے یہاں 119 چھوٹے بڑے خیمہ جات وقار عمل کے ذریعہ نصب کئے گئے ہیں جن کا کل رقبہ 18648 مربع میٹر ہے۔ 655 خیموں پر مشتمل ایک پرائیویٹ رہائشگاہ ہے جو ایک عارضی شہر کا منظر پیش کرتی ہے۔ مستورات کے لئے امسال 60/50 مربع میٹر کی دو مارکیاں لگائی گئی ہیں۔ مئی مارکیٹ کے احاطہ میں امسال جماعت میں اپنی ضرورت کے پیش نظر Security کے لئے حفاظتی کیمروں کا نظام بھی نصب کیا گیا ہے۔ امسال Health & Safety کے قوانین کا بطور خاص خیال رکھنے کے لئے خصوصی انتظامات کئے گئے ہیں۔

جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ

سات بج کر تیس منٹ پر حضور انور اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ شروع ہوا۔ سب سے پہلے گزشتہ دنوں سے مقام جلسہ گاہ پر وقار عمل کرنے والی ٹیم جو سڑک کے دائیں طرف قطار بنا کر کھڑی تھی حضور انور ان کے پاس تشریف لے گئے اور ٹیم کے ہر فرد کو شرف مصافحہ عطا فرمایا۔

اس کے بعد حضور معلومات، استقبال، تجاویز اور شکایات کے دفاتر کی طرف تشریف لے گئے اور یہاں کا معائنہ فرمانے کے بعد Humanity First جرمنی کی نمائش کے اندر تشریف لے گئے۔ یہاں لگی ہوئی تصاویر، ماڈل اور نقشہ جات کو حضور نے ملاحظہ فرمایا جو افریقہ اور دیگر پسماندہ ممالک میں ہیومینٹی فرسٹ جرمنی کی طرف سے کی جانے والی انسانی خدمت سے متعلق تھے۔ حضور انور نے وہاں پڑے ہوئے ایک رہائشی سکیم کے ماڈل کو بھی ملاحظہ فرمایا اور استفسار فرمایا کہ یہ کس جگہ کا ماڈل ہے۔ حضور انور کو بتایا گیا کہ ہیومینٹی فرسٹ جرمنی کا منصوبہ ہے کہ Benin کی ایک جماعت توئی ہے جس کو Develop کیا جائے گا یہ اسی کا ماڈل ہے۔ حضور انور نے واٹر پمپ اور سولر انرجی پلانٹ نصب کرنے کے بارہ میں بھی دریافت فرمایا۔ نمائش میں لگی ہوئی ایک جوان کی تصویر دیکھ کر فرمایا اس لڑکے کے ٹیومر ہے نکالتے کیوں نہیں۔ ڈاکٹر زبیر نے بتایا کہ آپریشن کر دیا گیا ہے۔

اس کے بعد حضور انور شعبہ صنعت و تجارت اور رہائش کے دفاتر سے ہوتے ہوئے احمدیہ بکسٹال اور آڈیو ویڈیو کے دفاتر میں تشریف لے گئے۔ حضور انور جہاں جہاں سے گزرتے گئے وہاں متعلقہ شعبہ کے کارکنان اور راستوں پر دونوں اطراف کھڑے احباب نعرہ تکبیر بلند کرتے رہے۔ اس کے بعد حضور انور تبلیغی نمائش میں تشریف لے گئے۔ یہ نمائش قرآن کریم کی ان پیشگوئیوں کے تعلق میں تھی جو خصوصاً آج کے دور میں پوری ہو چکی ہیں۔

نمائش دیکھنے کے بعد حضور انور لنگر خانہ میں تشریف لے گئے۔ لنگر خانہ کا ہال حضور کی آمد پر نعروں سے گونج اٹھا۔ بڑا جذباتی ماحول تھا۔ حضور انور نے دوپہر اور شام کو تیار کئے جانے والے کھانے کے بارہ میں دریافت فرمایا اور حضور نے پکی ہوئی دال کی دیگ سے اپنے دست مبارک سے پلیٹ میں دال ڈالی اور اس کو چکھا۔ اس کے بعد حضور انور نے لنگر خانہ کے کارکنان کو پہلے شرف مصافحہ بخشا اور پھر گروپ فوٹو بنانے کا موقع فراہم کیا۔ مصافحہ کے دوران حضور نے ایک خوش نصیب بچے کو جس نے پی کیپ پہنی ہوئی تھی فرمایا اگر مصافحہ کرنا ہے تو ٹوپی صحیح طریق سے پہنتے ہیں۔ اور پھر اپنے دست مبارک سے اس کی ٹوپی کا ہڈ سائڈ پر کر کے فرمایا کہ یوں پہنتے ہیں۔ اس کے بعد لنگر خانہ کے کارکن نے دیگ صاف کرنے کی خود ساختہ Manual Machine بھی دکھائی۔ حضور انور جب لنگر خانہ سے باہر تشریف لے جانے لگے تو وہاں ایک مرتبہ پھر نعرۂ تکبیر فضا میں بلند ہوئے۔ اور پھر حضور انور سٹور لنگر خانہ سے ہوتے ہوئے بازار میں تشریف لے گئے۔ وہاں ہر ایک سٹال کے سامنے ہر کوئی اپنے اپنے سٹال کی اشیاء نمونہ کے طور پر اپنے پیارے امام کو دکھانے کے لئے بیتاب تھا۔ حضور انور اپنے پروانوں کی دلداری کی خاطر پیش ہونے والی اشیاء کباب، برگر، پکوڑے اور جلیبیوں سے کچھ کچھ حصہ چکھتے یا انہیں اپنے دست مبارک سے برکت بخشتے گئے۔ ایک سٹال پر روئی کی طرح کے گالہ نما ایک چیز تھی جسے دیکھ کر حضور انور رُک گئے اور فرمایا یہ تو مائی بڈھی کا جھاٹہ ہے۔ یہ چینی سے بنائی ہوئی مٹھائی کی ایک قسم ہوتی ہے جسے بچے پسند کرتے ہیں۔ پاکستان میں لچھے کہتے ہیں۔ کارکن کی درخواست پر حضور انور نے اس میں سے کچھ حصہ چکھا۔ بازار میں بعض خوش نصیبوں کو حضور انور سے مصافحہ کرنے کا شرف بھی حاصل ہوا۔ حضور انور بازار کا معائنہ مکمل فرمانے کے بعد جب باہر تشریف لائے تو سڑک کے دونوں اطراف کھڑے احباب نے فرط جذبات میں نعرے بلند کئے۔ حضور انور جب پرائیویٹ رہائشگاہ کے ایریا کے قریب سے گزرے تو وہاں موجود خواتین اپنے پیارے

آقا کی جھلک دیکھنے کے لئے بیتاب تھیں۔ یہ پرائیوٹ رہائشگاہ وہ ہے جو جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمان اپنے اپنے خیمے خود نصب کر کے جلسہ کے دنوں میں اپنے اپنے افراد خانہ کے ساتھ رہائش اختیار کرتے ہیں۔ خیموں کا بنا ہوا یہ عارضی شہر بہت خوبصورت نظر آتا تھا۔ حضور انور اس رہائشگاہ کے اندر بھی تشریف لے گئے اور خیموں میں موجود احباب خلاف توقع اپنے آقا کو اپنے درمیان پا کر بے حد خوش ہوئے اور وہ خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے۔ حضور انور نے فیملیوں کے پاس جا کر ان سے گفتگو فرمائی اور خیموں کے بارہ میں معلومات حاصل کیں۔

حضور انور نے افسر صاحب جلسہ سالانہ سے فیملیوں کی رہائش کی صورت میں مردوں اور عورتوں کے لئے الگ الگ غسل خانوں کے انتظام کے بارہ میں استفسار فرمایا۔ اس کے بعد حضور ایک لمبے راستہ سے گزرتے ہوئے مستورات کی مارکی اور دفاتر والے حصہ میں تشریف لے گئے۔ حضور انور کے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی اندر خواتین کی طرف سے لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ کا ورد کرنے کی صدائیں بلند ہونی شروع ہو گئیں۔ حضور انور نے اس علاقہ کا تفصیلی معائنہ فرمایا اور اس دوران بچیاں دلکش ترانے گاتی رہیں۔

لجنہ کے جلسہ کے انتظام میں امسال نیا اضافہ یہ ہے کہ 60/50 میٹر کی دو بڑی مارکیاں نصب کی گئی ہیں۔ ایک ان خواتین کے لئے ہے جن کے ساتھ چھوٹے بچے ہیں اور ایک ان خواتین کے لئے جن کے ساتھ بچے نہیں یا نسبتاً بڑے ہیں۔ اس حصہ کا معائنہ فرمانے کے بعد حضور انور شعبہ بجلی کے دفتر تشریف لے گئے اور وہاں کے منتظمین سے بجلی کے امور کے بارہ میں معلومات حاصل کیں۔ اس کے بعد حضور MTA کے کنٹرول روم میں تشریف لے گئے۔ وہاں گرمی بہت زیادہ تھی۔ حضور انور نے ایم ٹی اے کے آلات کے لئے ٹمپریچر کے حوالہ سے ہدایات دیں۔ یہاں کا معائنہ فرمانے کے بعد حضور مردوں کے جلسہ گاہ کے اندر تشریف لے گئے جہاں شعبہ وار کارکنان اپنے اپنے ناظمین کے پیچھے قطار میں بڑی ترتیب کے ساتھ کھڑے تھے۔ جب حضور انور ہال میں داخل ہوئے تو ہال نعروں سے گونج اٹھا۔ حضور انور نے ہر شعبے کے ناظم کے پاس جا کر شرف مصافحہ عطا فرمایا، شعبوں کی تفصیلات دریافت فرمائیں اور حسب ضرورت ہدایات سے نوازا۔ وہاں ایک نظامت نظافت کی بھی تھی۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ نظافت کیا ہے؟ تو بتایا گیا کہ صفائی۔ جس پر حضور انور نے فرمایا نظافت اور صفائی میں فرق یہ ہے کہ نظافت کا معیار صفائی سے اونچا ہوتا ہے۔ کیا آپ کر لیں گے؟ اس معائنہ کی تکمیل کے بعد حضور انور سٹیج پر تشریف لائے۔

کارکنان جلسہ سالانہ سے خطاب

حضور انور کے سٹیج پر رونق افروز ہونے کے بعد مکرم شہزاد احمد صاحب نے سورۃ البقرۃ کی آخری آیت کی تلاوت کی اور اس کا جرمن ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد حضور انور نے تشہد کے بعد فرمایا کہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف ممالک کی جو جماعتہائے احمدیہ ہیں ان میں باقاعدگی سے جلسے ہوتے ہیں۔ وہ افریقہ کے ممالک ہیں یا امریکہ ہے یا کینیڈا ہے یا اور دوسرے ساؤتھ امریکہ کے ممالک ہیں یا ایشیا کے ممالک ہیں، Pacific کے ہیں، یورپ کے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف وقتوں میں جو کارکنان کو ہدایات دی جاتی رہی ہیں، دی جاتی ہیں، خاص طور پر یو کے کے جلسہ سالانہ پر جو ایک طرح کا انٹرنیشنل جلسہ کی صورت اختیار کر گیا ہے وہ ہدایات اب ایم ٹی اے کے ذریعہ سے جو اللہ تعالیٰ نے ایک بہت بڑی نعمت عطا فرمائی ہے تمام دنیا میں پہنچ جاتی ہیں۔ کم و بیش ایک ہی صورت حال ہر جگہ ہوتی ہے اور جرمنی کی جماعت جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب اس لحاظ سے اس حد تک بلوغت کو پہنچ چکی ہے کہ ہدایات کا جہاں تک تعلق ہے ،کام کرنے کا جہاں تک تعلق ہے اور مختلف شعبہ جات کو سمجھنے کا جہاں تک تعلق ہے بڑی اچھی طرح کارکنان بھی، منتظمین بھی، معاونین بھی اور ناظمین سب بڑی اچھی طرح اپنی اپنی ڈیوٹیاں اور فرائض سرانجام دیتے ہیں۔ تو اس لحاظ سے تو میں سمجھتا ہوں اب تفصیلی ہدایات کی ضرورت نہیں رہتی۔ کبھی کبھی کوئی خاص ہدایت ہو تو میں دے دیتا ہوں۔ لیکن دو باتوں کی طرف اس وقت میں توجہ دلانا چاہتا ہوں جو ایک کارکن کا، ہر ڈیوٹی والے کا، ہر معاون کا اور ہر افسر کا خاص طور پر طرّہ امتیاز ہونا چاہئے۔ اور یہی احمدیت کا مزاج ہے اور اس مزاج کو ہر احمدی میں نظر آنا چاہئے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ ہر ڈیوٹی دینے والا جیسے بھی حالات ہوں ہمیشہ اپنے ساتھیوں سے بھی، مہمانوں سے بھی ،تمام شامل ہونے والوں سے، بچوں سے، بڑوں سے، عورتوں سے، مردوں سے خوش خلقی سے پیش آئے۔ ڈیوٹی دے دے کر بعض دفعہ ایسے حالات ہوتے ہیں، میں بھی ڈیوٹیاں دیتا رہا ہوں، کئی کئی گھنٹے جاگنا پڑتا ہے، بعض دفعہ راتوں کو بھی سونے کا موقع نہیں ملتا تو تھوڑا سا طبیعت میں چڑچڑا پن یا غصہ بعض دفعہ آ جاتا ہے، بعض لوگوں کے رویہ پر یا ماتحتوں کے رویہ پہ یا افسروں کے رویہ پہ یا مہمانوں کے رویہ پہ لیکن کسی بھی صورت میں کسی بھی کارکن سے بدخلقی کا مظاہرہ نہیں ہونا چاہئے۔ اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کیونکہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہی خاطر جو جلسہ پر آئے ہوئے ہیں ان سے ایک تو مہمانوں سے آپ نے خوش خلقی سے بات کرنی ہے۔ دوسرے آپ لوگوں نے خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا ہے اور والنٹیئر کے طور پر پیش کیا ہے۔ اس لئے اس بات کو یاد رکھیں کہ آپ میزبانی کر رہے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے اُس جلسہ کے مہمانوں کے لئے یا اس کے مختلف شعبہ جات کے لئے جس میں لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بلانے پر جمع ہو رہے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہر احمدی کی ایک خاص نشانی ہونی چاہئے کہ ایک تو بنیادی چیز نمازیں ہیں۔ بعض ایسی ڈیوٹیاں ہیں کہ باجماعت نماز کا یہاں موقع نہیں ملتا۔ منتظمین، ناظمین اور افسران جو ہیں وہ اس بات کی نگرانی کریں کہ خود بھی اور معاونین بھی جب بھی وقت ملتا ہے ڈیوٹی کے بعد دو چار چھ لڑکے جتنے بھی جمع ہوں، خواتین ہیں، لجنہ کی ممبرات ہیں، ناصرات بھی فوری طور پر جب بھی وقت میسر آئے اپنی نماز ادا کریں۔

دوسری چیز نماز اور دعا کے ضمن میں یہ ہے کہ یہ نہ سمجھیں کہ آپ لوگوں نے بعض نئے نئے شعبے بنا لئے ہیں تو یہ کسی انسانی عقل کا کمال ہے۔ انسانی عقل بیشک ہے لیکن یہ انعام بھی اور یہ موقعہ بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس لئے دیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ان چیزوں کو اس زمانہ میں مہیا کرنا تھا۔ تو اس شکر گزاری کے طور پر اور اس شکر گزاری کے طور پر کہ آپ کو خدمت کا موقع مل رہا ہے عمومی طور پر دعاؤں اور ذکر الٰہی سے اپنی زبانیں تر رکھیں۔ تا کہ ہر وقت ایک روحانیت کا ماحول جہاں جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے پیدا ہو رہا ہو وہاں آپ لوگ جو باہر مختلف جگہوں پر ڈیوٹیاں دے رہے ہوں وہ بھی اس چیز سے فائدہ اٹھانے والے ہوں۔ ان دو باتوں کو خاص طور پر یاد رکھیں۔ کیونکہ اس کے بغیر جلسہ پر ڈیوٹی دینے والوں کا مقصد کبھی پورا نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے۔

اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ بعدۂ آٹومیٹک کمپیوٹرائزڈ ڈیگ واشر جو ہمارے ایک احمدی انجینئر مکرم منان حق صاحب نے بنائی ہے دیکھنے کے لئے حضور انور لنگر خانہ کے ایریا میں تشریف لے گئے اور اپنی موجودگی میں ایک دیگ کو دھلتے ہوئے مشاہدہ فرمایا۔ اس مشین سے ایک بڑی دیگ/دیگچہ ایک منٹ میں دھل جاتا ہے۔ حضور انور نے اس مشین کے مختلف فنی امور کے بارہ میں استفسار فرمائے اور اس کو مزید بہتر کرنے کے لئے بعض مفید مشورے بھی دیئے۔ حضور انور کو بتایا گیا کہ اس کے ساتھ ابھی کنویئر بیلٹ بھی لگنی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اگر اس کے کمپیوٹر میں چپ بھی لگا دیں تو اس کا فنکشن اور بھی تیز ہو جائے گا۔ اس وقت بتایا گیا کہ اگلا Step یہی ہے۔ حضور انور نے ازراہ مزاح فرمایا کہ جلسہ ختم ہونے کے بعد لنگر خانہ کا کام کرنے والوں کو بھی یہاں لا کر دھلوا دیں۔

کارکنان جلسہ کے ساتھ ڈنر

آخر پر حضور انور جلسہ سالانہ کی طعام گاہ میں تشریف لے گئے جہاں کارکنان جلسہ سالانہ کے ساتھ کھانے کا انتظام تھا۔ جب حضور انور طعامگاہ میں داخل ہوئے تو فضا فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی۔ حضور تشریف فرما ہوئے اور تھوڑی ہی دیر کے بعد کھانا شروع ہو گیا۔ تمام انتظام بہت عمدہ تھا۔ میزوں پر ہر کارکن کا الگ الگ پیک کھانا لگا ہوا تھا۔ ایک پیک میں پلاؤ زردہ اور ایک کوک کا tin تھا۔ لذیذ کھانے کے ساتھ پیارے آقا کی موجودگی سے ہر کارکن کو روحانی غذا بھی بھرپور مہیا ہو رہی تھی۔ کھانے کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور اپنی رہائشگاہ کی طرف تشریف لے گئے۔ حضور کے یہاں سے تشریف لے جانے سے پہلے ہال ایک دفعہ پھر نعرہ تکبیر سے گونج اٹھا۔ ہال سے باہر راستہ کے دونوں اطراف خلافت کے دیوانوں کا ہجوم موجود تھا۔ حضور جہاں جہاں سے گزرتے وہاں وہاں سے نعرے گونج اٹھتے۔ راستہ کی نشاندہی کے لئے ایک رسّی تھی جس کے سروں کو ڈیوٹی والے خدام نے مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا۔ حضور انور نے ایک خادم کو اپنے ہاتھ کے گرد یہ رسّی لپیٹے ہوا دیکھا تو فرمایا کہ نائلون کی رسی سے ہاتھ کٹ سکتا ہے احتیاط بھی کریں۔

نو بج کر 15 منٹ پر حضور جلسہ گاہ میں دوبارہ تشریف لائے اور نماز مغرب وعشاء پڑھائیں۔ اس کے بعد حضور انور سڑکوں پہ موجود اپنے عشاق کے ہجوم کے درمیان سے گزرتے ہوئے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

31/اگست 2007ء:

حضور انور نے پانچ بج کر تیس منٹ پر نماز فجر کے لئے مردانہ جلسہ گاہمیں تشریف لے جاتے ہوئے راستہ میں مکرم امیر صاحب جرمنی سے مختلف امور پر گفتگو فرمائی اور برلن میں زیر تعمیر مسجد کی (جس کا سنگ بنیاد حضور انور نے جنوری 2007ء میں رکھا تھا) خصوصاً بیسمنٹ کے بارہ میں استفسار فرمایا۔ صبح کے وقت ہوا میں ہلکی سی خنکی تھی، آسمان پر ہلکے ہلکے بادل بھی تھے اور آسمان سے ہلکے ہلکے بادلوں میں سے چاند بھی دکھائی دے رہا تھا۔

تقریب پرچم کشائی

1 بج کر 50 منٹ پر حضور انور پرچم کشائی اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران ۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصی روڈ ربوہ پاکستان

۔باران رحمت کی پھوار پڑ رہی تھی۔ راستہ کی دونوں اطراف شمع خلافت کے پروانوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سب پر اپنی محبت کی نظر فرماتے ہوئے مقام پرچم کشائی تک پہنچے تو اس وقت باران رحمت کی فوار میں کچھ تیزی آئی۔ حضور انور نے لوائے احمدیت لہرایا اور ساتھ ہی مکرم امیر صاحب جرمنی نے جرمنی کا پرچم لہرایا۔ جونہی لوائے احمدیت فضا میں لہرایا گیا تو فلک شگاف نعرے گونج اٹھے اور جرمنی کے قومی پرچم کے رنگوں والے غبارے آسمان کی طرف بلند ہوئے۔ بڑا دلکش منظر تھا۔ حضور نے دعا کروائی۔ کچھ لمحوں کے لئے مطلع صاف ہوا۔ دعا کے بعد حضور انور نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے جلسہ گاہ کی طرف تشریف لے گئے۔ اور اس دوران صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا کا ورد ہوتا رہا۔

جلسہ سالانہ جرمنی کا افتتاح

حضور سٹیج پر تشریف لائے اور خطبہ ارشاد فرمانے سے پہلے افسر صاحب جلسہ سالانہ کو فرمایا کہ چیک کروالیں خواتین کی طرف آواز جا رہی ہے؟ کل تو نہیں جا رہی تھی۔

خطبہ جمعہ

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت فرمائی اور اپنے خطبہ جمعہ سے جلسہ سالانہ جرمنی کا افتتاح فرمایا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات کے حوالہ سے جلسہ سالانہ کے فیوض و برکات اور مقاصد اور اس میں شامل ہونے والوں کو ان پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج اس خطبہ کے ساتھ ہی جرمنی کا جلسہ شروع ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے انعاموں میں سے یہ بھی ایک بہت بڑا انعام ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمایا ہے کہ سال میں ایک جگہ جمع ہو کر ہمیں یہ موقع ملتا ہے کہ ہم اپنی اخلاقی اور روحانی ترقی کے لئے ایسے پروگرام بنائیں جو ہمیں خدا تعالیٰ کے قریب کرنے والے اور تقویٰ میں بڑھانے والے ہوں۔ اس ارادے اور اس نیت سے یہ دن گزاریں کہ ہم نے اعلیٰ اقدار اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کے بھی اعلیٰ معیار قائم کرنے ہیں۔ آپس میں محبت، پیار اور تعلق کو بڑھانا ہے، رنجشوں کو دور کرنا ہے اور اللہ کے قرب کے لئے ہر قسم کی کدورتوں سے خود کو پاک کرنا ہے۔ حضور انور نے فرمایا اگر کسی وجہ سے رنجشیں پیدا ہو چکی ہوں تو ان دنوں میں ان کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ ذاتی عناد کے جال سے نکلیں۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے حقیقی تعلق ہے تو آپس میں پیدا ہونے والی دراڑوں کو ختم کریں۔ یہی باتیں ہیں جو انسان کے مقصد پیدائش کو پورا کرنے والی ہیں۔ جو جلسہ پر آنے والے احمدی کو ہمیشہ پیش نظر رکھنی چاہئیں۔ جلسہ میں شامل ہونا بہت بڑا مقصد ہے اور اگر خدا کی رضا کے لئے تقویٰ میں بڑھنے اور اعلیٰ نمونے قائم کرنے کے لئے بندوں کے حقوق کی ادائیگی پیش نظر نہ ہو تو پھر جلسہ کا مقصد پورا نہیں ہوتا۔ اگر یہ مقصد پورا نہیں کرنا تو جلسہ پر آنے کا فائدہ نہیں۔

پس ہر احمدی جو دنیا میں کسی بھی جگہ بسنے والا ہے جلسہ سالانہ میں شریک ہوتا ہے یا اب بعض ذرائع اور سہولتوں کی وجہ سے بعض احمدی جن کو اللہ تعالیٰ نے آسانی اور وسائل مہیا فرمائے ہوئے ہیں دوسرے ممالک کے جلسوں میں بھی شامل ہو جاتے ہیں، یہاں بھی اس وقت بہت سے مختلف ممالک سے بعض احمدی آئے ہوئے ہیں جو جلسہ میں شمولیت کی نیت سے آئے ہیں۔ ان سب شامل ہونے والوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جلسہ کے انعقاد کا جو مقصد تھا اسے پیش نظر رکھنا چاہئے۔ اگر یہ مقصد پیش نظر نہیں تو روحانی اور اخلاقی حالت میں کوئی بہتری پیدا نہیں ہوگی۔ ایسے شامل ہونے والوں سے جن کا کوئی نیک مقصد نہیں ہوتا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کراہت کا اظہار فرمایا ہے۔ مقصد تب ہی پورا ہوگا جب تقویٰ کی راہوں پر چلیں گے۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس پڑھ کر اس کی مزید وضاحت فرمائی۔

اور فرمایا کہ یہ کتنی بڑی ذمہ داری ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم پر ڈالی ہے اور یہ کتنی بڑی توقع ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم سے کی ہے کہ تمام محبتوں پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت غالب رہے ۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم میں یہ دیکھنا چاہتے تھے کہ دنیا کی محبت ہمارے دلوں سے مٹ جائے۔ لیکن اس کا یہ بھی مطلب نہیں ہے کہ دنیا سے لاتعلق ہو کر جنگلوں میں جا کر بیٹھ جائیں۔ ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کی نعمت کی ناقدری اور کفران نعمت ہے۔

فرمایا کہ ایک احمدی کے دل میں سب سے زیادہ محبت خدا اور اس کے رسولؐ کی ہونی چاہئے۔۔ دنیا کی نعمتیں ایک احمدی کو دنیادار بنانے والی نہ ہوں، اللہ تعالیٰ کے راستہ سے دور لے جانے والی نہ ہوں، تقویٰ سے دور ہٹانے والی نہ ہوں، اعلیٰ اخلاقی قدروں کو ہم سے چھیننے والی نہ ہوں بلکہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور رسول ﷺ کی محبت غالب رہے۔ اور فرمایا کہ اللہ کی رضا ہر احمدی کا مطمح نظر ہو۔

حضور انور نے اس ضمن میں کارکنان سے فرمایا کہ جیسا کہ میں نے کل توجہ دلائی تھی کہ ڈیوٹی دینے والے خواہ مرد ہوں یا عورتیں ذکر الٰہی کی طرف خاص توجہ دیں۔ اور فرمایا کہ جو بھی اخلاق کے اعلیٰ معیار ہیں وہ سب سے زیادہ ڈیوٹی دینے والوں میں ہونے چاہئیں۔ عفو اور درگزر کا پہلو بھی زیادہ ہونا چاہئے۔ حضور انور نے تمام حاضرین کو بھی نصیحت فرمائی کہ ان دنوں میں خوب ذکر الٰہی کریں، ظلمت دل مٹائیں، علمی، تربیتی اور روحانی تبدیلی پیدا کرنے کے لئے جو تقاریر ہوں گی ان کو سنیں۔ ان تقریروں سے صرف علمی اور ادبی حظ اور لطف ہی نہ اٹھائیں بلکہ ان تربیتی اور روحانی معیاروں کو بلند کرنے والی باتوں کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں اور ان پر عمل کریں اور انہیں اپنی نسلوں میں جاری کریں اور اللہ سے مدد مانگیں کیونکہ آپ اصلاح اپنے زورِ بازو سے نہیں کر سکتے۔ پس اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں کہ اے میرے پیارے خدا تجھ کو تیرا ہی واسطہ ہمیں اپنے فضل سے وافر حصہ عطا فرما کہ تیرے فضل کے بغیر ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ حضور انور نے احباب جماعت کو تکبر اور کینہ سے بھی بچنے کی طرف خصوصی توجہ دلائی اور فرمایا کہ تکبر ہی ہے جس نے انسان سے نبیوں کا انکار کروایا تھا اور یہی تکبر ہے جو نظام جماعت کے خلاف اکساتا ہے اس کو ختم کریں۔

حضور نے فرمایا کہ ہر احمدی کے چہرہ کے پیچھے احمدیت کا چہرہ ہے۔ ہر وقت دل میں خدا کا خوف ہونا چاہئے۔

حضور انور نے آخر پر فرمایا کہ جب ہم نیک نیت ہو کر جلسہ کے پروگراموں کو سنیں اور فیض اٹھانے کی کوشش کریں گے۔ دعائیں کرتے ہوئے ہم نیک باتوں کو زندگیوں پر لاگو کرنے کی کوشش کریں گے تبھی ہم حقیقی انقلاب لانے والے بن سکیں گے۔ اس انقلاب سے حصہ لینے والے بن سکیں گے جس انقلاب کے لانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے اور پھر دنیا میں بھی انقلاب لانے والے بنیں گے۔ انشاء اللہ۔ پس انقلاب کے لئے بنیادی اور اہم چیز دعا اور ذکر الٰہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام نیک تمناؤں اور دعاؤں کو ہمارے حق میں پورا فرمائے۔ ہم میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہ ہو جو اپنی بدبختی اور بدقسمتی کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت سے کاٹا جائے۔ حضور نے دعا کی کہ اے اللہ تو ہم پر ہمیشہ اپنی رحمت اور مغفرت کی چادر پھیلائے رکھ اور ہمیں ہمیشہ اپنے محبوب اور خاتم الانبیاء ﷺ کے عاشق صادق کی جماعت سے جوڑے رکھ۔ آمین۔

نماز جمعہ اور عصر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے اور شام تک دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

8:30 بجے حضور انور نماز مغرب اور عشاء کی ادائیگی کے لئے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ نماز کی ادائیگی سے کچھ دیر قبل تیز بارش ہو رہی تھی لیکن جب حضور انور ایدہ اللہ تشریف لائے تو تھم چکی تھی۔ اور اتنی ہلکی ہلکی پھوار تھی کہ حضور بغیر چھتری کے ہی جلسہ گاہ تک تشریف لائے اور جلسہ گاہ کے عقبی دروازہ سے دائیں جانب احباب کے قریب سے گزرے اور اس دوران عقیدت میں کھڑے ہوئے احباب پر اپنی نظر رأفت فرماتے ہوئے، لوگوں کے سلام کا جواب دیتے ہوئے سٹیج پر رونق افروز ہوئے۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حسب معمول حضور انور اپنے پروانوں کے ہجوم کے درمیان سے گزرتے ہوئے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ اس دوران جمع ہونے والی تمام ڈاک مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے تیار کر کے حضور انور کی رہائشگاہ پر پہنچائی۔

☆☆☆☆☆☆ (باقی آئندہ)

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکاف عبدہ
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکاف عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872-224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in
الیس اللہ بکاف عبدہ
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)

"اخبار بدر کے لئے قلمی و مالی تعاون کر کے عند اللہ ماجور ہوں"

تقریر جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۷ء

خلافت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی

اور ہماری ذمہ داریاں

مولانا محمد عمر ناظر اصلاح وارشاد قادیان

موجودہ زمانہ میں قعرِ ذلّت میں گرے ہوئے مسلمانوں کو بچانے اور تنزل اور پستی سے نکالنے کے لئے اکابرینِ دین اور رہنمایانِ ملّت کہلانے والوں کی طرف سے آئے دن مختلف قسم کی تجاویز اور تدابیر پیش کی جاتی رہی ہیں۔ کبھی مجلسِ مشاورت کے نام سے کبھی رابطۂ عالمِ اسلامی کے خوبصورت لیبل کے ذریعہ کبھی Islamic Secreteriate کے پسِ پردہ مختلف تنظیمیں اور جماعتیں قائم کی جاتی رہیں۔ لیکن اس قسم کی ہر تنظیم اور تحریک کو بالآخر ناکامی اور نامُرادی کا منہ دیکھنا ہی نصیب ہوتا رہا جو دراصل ایک عالمگیر قیادت کے نہ ہونے کا ہی نتیجہ ہے۔

اِس حقیقت کا اظہار کرتے ہوئے مولانا ابوالکلام آزاد جو اپنے زمانہ کے مشہور مسلمان سیاسی لیڈر اور عالمِ دین تھے اپنی کتاب ''مسئلہ خلافت'' کے صفحہ 314 میں لکھتے ہیں:-

تمام لوگ کسی ایک صاحبِ علم وعمل مسلمان پر جمع ہو جائیں اور وہ اُن کا امام ہو۔ وہ جو کچھ تعلیم دے ایمان وصداقت کے ساتھ قبول کریں۔ قرآن سُنّت کے ماتحت جو کچھ احکام ہوں ان کی بلاچوں و چرا تعمیل و اطاعت کریں سب کی زبانیں گونگی ہوں صرف اسی کی زبان گویا ہو۔ سب کے دِماغ بے کار ہو جائیں صرف اُسی کا دماغ کارفرما ہو۔ لوگوں کے پاس نہ دماغ ہو نہ زبان، صرف دل ہو جو قبول کرے۔ صرف ہاتھ پاؤں ہوں جو عمل کریں اور اگر ایسا نہیں ہے تو ایک بھیڑ ہے مگر نہ تو جماعت نہ قوم نہ اجتماع۔ اینٹیں ہیں مگر دیوار نہیں۔ کنکر ہیں مگر پہاڑ نہیں۔ قطرے ہیں مگر دَریا نہیں۔ کڑیاں ہیں جو ٹکڑے ٹکڑے کر دی جا سکتی ہیں مگر زنجیر نہیں ہے جو بڑے بڑے جہازوں کو گرفتار کر سکے۔''

موجودہ مسلمانوں کی انتشاری کیفیت اور اُس کی وجہ کا ذکر کرتے ہوئے اخبار ''جنگ'' جنوری 92 میں لکھتا ہے:-

'' اِس وقت خدا کے فضل سے آزاد مسلمان ملکوں کی تعداد 45/46 ہے اور مسلمانوں کی کُل آبادی ایک ارب کے لگ بھگ ہے۔ دنیا کا پانچواں انسان مسلمان ہے۔ اقوام متحدہ میں صرف مسلمان ملکوں کے ووٹ ایک تہائی کے قریب ہے۔ اِن حقائق کی بناء پر مسلمان ملکوں کو عالمی سطح پر سب سے طاقتور اور مؤثر گروپ کی حیثیت حاصل ہونی چاہئے تھی۔ یہ ساری سہولتیں حاصل ہونے کے باوجود عالمی سطح پر اِن ملکوں کی حالت ایک منتشر اور باہم دست وگریباں گروہ کی سی ہے جسے جو چاہتا ہے اپنے مقاصد کے لئے استعمال کر سکتا ہے۔ سیاسی اور مذہبی سطح پر کوئی اتفاق نہیں۔ ہر فرقہ کی سیاست اور سیاسی نظام کا تصوّر مختلف ہے۔ ایک متحد ومتفق مسلم اُمّت کا کوئی وجود نہیں جس کا ایک مرکز ہو جس کے مقاصد میں یکسانیت ہو۔''

احباب کرام! یہ ایک حقیقت ہے کہ مسلمانوں میں ایک عالمگیر قیادت کے فقدان کی وجہ سے ہی آج مسلمانوں اور اُن کی حکومتوں کی یہ حالت ہو گئی ہے وہ امریکہ جیسی مُتبِدّ طاقتوں کے غلام بن کر اُن کے آگے سہمے اور ڈرے ہوئے ہیں لیکن اگر مسلمانوں کی تمام مملکتیں اور حکومتیں ایک واجب الاطاعت امام کے تحت جمع ہو جائیں تو ساری دنیا میں اتنی عظیم الشان طاقت اور قوت بن جاتی ہے کہ جس کا مقابلہ کرنے کی جرأت نہ ان طاقتوں کو ہوتی اور نہ اُن کی کوئی حیثیت ہوتی۔

آج اسلام شدّت پسند سیاسی لیڈروں اور خونریز مُلّاؤں کے ہاتھ میں ایک کھلونا بنا ہوا ہے۔ جہاد کے نام پر خونریزی قتل وغارت اور ظلم وستم کا بازار گرم کرتے ہوئے یہ لوگ امن وامان کے پیکر مذہب اسلام کو بدنام کرنے پر تُلے ہوئے ہیں۔

اس موقعہ پر خاکسار آپ کی خدمت میں ایک حدیث پیش کرنا چاہتا ہے۔

حضرت حُذیفہ الیمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:-

قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا کُنَّا فِی جَاھِلِیَّۃٍ وَ شَرٍّ فَجَاءَ نَا اللّٰہُ بِھٰذَا الْخَیْرِ فَھَلْ بَعْدَ ھٰذَا الْخَیْرِ مِنْ شَرٍّ۔ یعنی میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم جاہلیت اور شر میں تھے تو خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے اس خیر کا انتظام کیا۔ کیا اس خیر کے بعد بھی شر لوٹ کر آئے گا۔؟ تو فرمایا:

قَالَ نَعَمْ دُعَاۃٌ اِلٰی اَبْوَابِ جَھَنَّمَ مَنْ اَجَابَھُمْ اِلَیْھَا قذفُوْا فِیْھَا۔ ہاں اُس وقت جہنم کے دروازوں کی طرف دعوت دینے والے ہوں گے جو لوگ اُن کی دعوت قبول کر لینگے وہ اُنہیں جہنم میں دھکیل دینگے۔

قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صِفْھِمْ لَنَا میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ان کی حالت اور صفت ہمیں بتایں۔

قَالَ ھُمْ جِلْدَتُنَا وَیَتَکَلَّمُوْنَ مِنْ اَلْسِنَتِنَا۔ وہ لوگ ہماری ہی قوم میں سے ہماری ہی زبان بولنےوالے ہوں گے۔ قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِیْ اِنْ اَدْرَکَنِیْ ذٰلِکَ؟ میں نے عرض کیا کہ وہ زمانہ آ جائے تو آپ کا ہمارے لئے کیا حکم ہے؟

قَالَ تَلْزِمُ جَمَاعَۃَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاِمَامَھُم۔

فرمایا اُس خطرناک حالت میں اور نازک زمانہ میں مسلمانوں کی 'الجماعۃ' اور اُن کے اِمام کو لازم پکڑو اور اُن کے ساتھ منسلک ہو جاؤ۔ یعنی تم اُس جماعت کی تلاش کرو جس کی نشان دہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے '' وَھِیَ الْجَمَاعۃُ'' کہہ کر فرمائی تھی اور وہ اَلْجَمَاعۃ "لَیْسَ الْجَمَاعَۃُ اِلَّا بِاِمَامٍ" کے مطابق ایک امام کے ساتھ منسلک ہوگی۔ قُلْتُ پھر میں نے عرض کیا فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ لَھُمْ جَمَاعَۃٌ وَلَا اِمَامٌ اگر اس وقت وہ الجماعۃ اور اُن کا امام نظر نہ آئیں تو ہم کیا کریں؟

تو حضور صلعم نے جوابًا فرمایا: قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْکَ الْفِرَقَ کُلَّھَا وَلَوْ اِنْ تَعَضَّ بِاَصْلِ شَجَرَۃٍ حَتّٰی یُدْرِکَکَ الْمَوْتُ وَاَنْتَ عَلٰی ذٰلِکَ۔

اگر یہ بات ہے کہ تمہیں کوئی امام اور الجماعۃ نظر نہ آئیں تو تم تمام فرقوں سے علیحدگی اختیار کرو اور کسی بھی فرقہ سے کوئی تعلق نہ رکھو حتی کہ تمہیں جنگل میں درختوں کی جڑ کھا کر گذارنا پڑے اور اسی حالت میں تمہیں موت آ جائے۔

(بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ)

احباب کرام! آج مسلمان ایسی ہی فرقہ پرستی اور انتشاری کیفیت سے دوچار ہیں اور مسلمانوں کی شیرازہ بندی کے لئے ایک عالمگیر قیادت وامامت کی ضرورت ہے اور یہ قیادت وامامت قیامِ خلافت کے بغیر ممکن نہیں۔

اِس بات کا اعتراف خود غیروں کو بھی ہے چنانچہ اہل سنت کا ایک رسالہ ''جدو جہد'' لکھتا ہے:-

''سب سے بڑا ظلم جو مسلمانوں نے اپنی خود غرضی سے کیا وہ یہ تھا کہ خلافت علی منہاج نبوت کا سلسلہ ختم کر کے دم لیا اور اُمّت مسلمہ کو بھیڑوں کی ریوڑ کی طرح جنگل میں ہانک دیا کہ جاؤ چرو چگو صرف اپنا پیٹ پالو۔''

اس کے آگے لکھتا ہے:-

'' صرف خلافت ہی ایسا منصب تھا جو مسلمانوں کو منتشر ہونے کی بجائے ایک مرکز پر جمع رکھتا لیکن افسوس ہے ان اعلیٰ روایت کے ہوتے ہوئے بھی مسلمانوں نے خلافت کی قُبا کو چاک کر کے جابر سلطانی کا سلسلہ شروع کر دیا اور اُمت کا شیرازہ اپنے ہاتھوں سے بکھیر دیا...... جس سے فرقہ بندی کا سلسلہ شروع ہوا اور اسلام کی صورت مسخ ہو کر رہ گئی۔ آجکل اسماعیلی فرقہ اور جماعت احمدیہ دو ایسے فرقے ہیں جو خلافت علی منہاج نبوت کے اصول پر چل رہے ہیں۔'' (اب اسماعیلی فرقہ بھی کالعدم ہو چکا ہے ان میں وہ بات نہیں رہی جسے خلافت علی منہاج نبوت کہا جا سکے)

آخر میں رسالہ پوچھتا ہے:-

''کیا باقی مسلمان جو اکثریت میں ہیں اور تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں ایک خلافت اسلامیہ قائم نہیں کر سکتے؟

(رسالہ ''جدو جہد'' لاہور، دسمبر 60ء)

ہم کہتے ہیں کہ کبھی بھی قائم نہیں کر سکتے۔ اس لئے کہ فرمانِ نبوی مَا کَانَتْ نُبُوَّۃٌ قَطُّ اِلَّا تَبِعَتْھَا خِلَافَۃٌ کے مطابق قیام خلافت سے قبل نبوت کا ہونا ضروری ہے۔

بہر حال مسلمانوں میں خلافت کے قیام کے لئے اُن کے سربراہوں اور طاقتور تنظیموں کی انتھک اور مسلسل کوششوں کا یہ نتیجہ نکلا کہ 1924ء میں مصر میں منعقدہ عالمی اسلامی کانفرنس نے متفقہ طور پر یہ ریزولیشن پاس کیا کہ:

اِنَّ الخِلَافَۃَ الشَّرْعِیَّۃَ الْمُسْتَجْمَعَۃَ لِشُرُوطِھَا لَا یُمْکِنُ تَحَقُّقَھَا بِالنِّسْبَۃِ لِلْحَالَۃِ الَّتِیْ عَلَیْھَا الْمُسْلِمُوْنَ الْاٰن۔ یعنی خلافتِ شرعیہ اپنی تمام شروط کے ساتھ موجودہ مسلمانوں کی حالت کے پیش نظر قائم کیا جانا بالکل ناممکن ہو کر رہ گیا ہے۔ (المنار، مصر)

اس کے بالمقابل ہم احمدیہ خلافت اور اس کے ذریعہ قائم فرمودہ روحانی نظام کی عظیم نعمت کی بدولت ایسی مضبوط، منظّم اور مستحکم نظام میں پرو دیئے گئے ہیں جس کے نتیجہ میں گویا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِہٖ صَفًّا کَاَنَّھُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ کے ارشاد خداوندی اور یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ الْجَمَاعَۃِ کے فرمان نبوی کے مطابق ہر روز تائید الٰہی اور نصرت خداوندی کے جلوے دیکھتے

آرہے ہیں۔ دوسری طرف ہم احمدی اعتصام بحبل اللہ کے نتیجہ میں خود فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖ اِخْوَانًا کی جیتی جاگتی تصویر بنے ہوئے ہیں۔

احباب کرام! سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنے رسالہ ”الوصیت“ تحریر فرمودہ 1905ء میں اپنی وفات کے بارے میں خدا تعالیٰ کی متواتر وحی کی اطلاع دیتے ہوئے فرمایا:-

”میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کے مظہر ہوں گے۔“

نیز فرمایا:-

”تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔“

اور آپؑ نے جماعت کو نصیحت فرمائی:-

”چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفسِ پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔“

(الوصیت)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال 26 مئی 1908ء کو ہوا اور دوسرے دن یعنی 27 مئی 1908ء کو سیدنا حضرت مولانا حکیم نورالدین رضی اللہ عنہ کو جماعت احمدیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پہلا خلیفہ منتخب فرماکر آپ کے ہاتھ پر اطاعت ووفاداری کا عہد باندھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کا دن جماعت احمدیہ کے لئے بہت بڑی آزمائش کا دن تھا یہ ایسا سانحہ عظیمہ تھا کہ آنِ واحد میں دنیائے احمدیت کو رنج وغم کی گہری تاریکی سے دوچار ہونا پڑا اور دوسری طرف مخالفین نے یہ یقین کر لیا تھا کہ اب اس جماعت کا شیرازہ بکھر جائے گا اور جماعت کی وحدت منتشر ہوجائے گی اس نازک وقت میں خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق قدرت ثانیہ یعنی خلافت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے کامیاب اور عظیم الشان عہد خلافت کے بعد 13 مارچ 1914ء کو جب آپ کا وصال ہوا تو ایک دفعہ پھر دنیائے احمدیت کو رنج وغم کی گہرائی کا سامنا کرنا پڑا تو خدا تعالیٰ نے سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ کو مسند خلافت پر متمکن فرماتے ہوئے ایک نئی شان و شوکت سے خلافت کی جلوہ گری فرمائی۔

52 سالہ طویل اور نہایت کامیاب خلافت کے بعد جبکہ آپ کے ذریعہ احمدیت کا پیغام زمین کے کناروں تک پہنچ چکا تھا 7 نومبر 1965ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اپنے مولائے حقیقی سے جاملے۔

اس کے بعد خدا تعالیٰ نے دنیائے احمدیت کو اپنے پیارے مسیح کے تیسرے خلیفہ حضرت مرزا ناصر احمد کے ہاتھ میں تھما دیا۔ آپ خدا تعالیٰ کی اس پیاری جماعت کی قیادت وامامت نہایت احسن رنگ میں 17 سال تک فرماتے رہے۔

بالآخر یہ مبارک اور مقدس وجود بھی 8-9 جون 1982ء کی درمیانی شب کو تقدیر الٰہی کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے آقائے حقیقی کے قدموں میں جابسے۔

اس کے بعد خدا تعالیٰ نے اپنی رحمت اور برکت حضرت مرزا طاہر احمد کی شکل میں نازل فرمائی اور جماعت ایک دفعہ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خلافت رابعہ کے جھنڈے تلے متحد ومتفق ہوکر جمع ہوگئی۔ آپ کے 21 سالہ نہایت کامیاب اور حیران کُن ترقیاتی اور انقلابی دَور کے بعد 19 اپریل 2003ء کو آپ کی وفات ہوجاتی ہے اور 23 اپریل 2003ء کو حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قدرت ثانیہ کے پانچویں مظہر کے طور پر خلافتِ خامسہ کے مسند پر متمکن ہوتے ہیں۔

آپ کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے یہ نہایت عظیم الشان بشارت دی تھی کہ:-

اِنِّیْ مَعَکَ یَا مَسْرُوْرُ: کہ اے مسرور یقیناً میں تیرے ساتھ ہوں

اور فرمایا میں تیرے اور تیرے ساتھ کے پیاروں کے ساتھ ہوں یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس سے پیار کا تعلق رکھنے والوں کے ساتھ خدا تعالیٰ بھی پیار کا تعلق رکھے گا۔

احباب جانتے ہیں کہ قدرت ثانیہ کا آغاز 27 مئی 1908ء کو ہوا۔ انشاء اللہ العزیز مئی 2008ء کو خدا تعالیٰ کی اس نعمتِ عظمیٰ پر ایک سو سال پورے ہوجائیں گے۔ خدا تعالیٰ کے اس بیش قیمت انعام اور اس انعام سے احباب جماعت کو جو اَن گنت فوائد حاصل ہوئے ہیں اور ہورہے ہیں ان کے شکرانہ کے طور پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فیصلہ فرمایا کہ سن 2008ء میں عالمگیر سطح پر خلافت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی منائی جائے اور اسکے لئے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک منصوبہ کی منظوری مرحمت فرمائی ہے اس منصوبے کے دو عظیم مقاصد بیان فرمائے گئے ہیں۔

❖ پہلا مقصد خدا تعالیٰ کی عطا فرمودہ عظیم الشان نعمت یعنی خلافت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور اس کا شکر ادا کرنا۔

❖ دوسرا مقصد خلافت کی ضرورت اہمیت اور برکات سے دنیا کو اور خاص کر اپنی آئندہ نسلوں کو روشناس کروانا اور ان کے اندر خلافت کے ساتھ سچی وابستگی اور جذبۂ اطاعت اور ذاتی تعلق پیدا کرنا ہے۔

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کا ایک خصوصی پروگرام یہ ہے کہ کثرت کے ساتھ احباب جماعت نظام وصیت میں شامل ہوں جس کے لئے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خصوصی تحریک کرتے ہوئے احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:-

”میری خواہش ہے کہ 2008ء میں جب خلافت قائم ہوئے انشاء اللہ تعالیٰ سو سال ہوجائیں گے تو دنیا کے ہر ملک میں ہر جماعت میں جو کمانے والے افراد ہیں جو چندہ دہندہ ہیں اُن میں سے کم از کم 50% تو ایسے ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس عظیم الشان نظام میں شامل ہوچکے ہوں اور روحانیت کو بڑھانے کے اور قربانیوں کے یہ اعلیٰ معیار قائم کرنے والے بن چکے ہوں۔ اور یہ بھی جماعت کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حضور ایک حقیر سا نذرانہ ہوگا جو خلافت کے سو سال پورے ہونے پر جماعت شکرانے کے طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر رہی ہوگی۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اگست 2004ء)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الوصیت میں فرمودہ اصول کے مطابق نظام خلافت اور نظام وصیت لازم وملزوم ہیں یہ دونوں نظام یعنی نظام خلافت اور نظام وصیت جماعت احمدیہ کی جان ہیں۔ اور دونوں ایک دوسرے سے مربوط ہیں یعنی اگر نظام خلافت قائم رہے تو اس کے نتیجہ میں ہی نظام وصیت بھی موجود رہیگا۔ چنانچہ جن لوگوں نے نظام خلافت کا انکار کیا وہ نظام وصیت سے بھی محروم رہ گئے۔

نظام وصیت ایک ایسا بابرکت نظام ہے جسکے بارے میں قرآن مجید فرماتا ہے: اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَہُمْ وَاَمْوَالَہُمْ بِاَنَّ لَہُمُ الْجَنَّۃَ کہ خدا تعالیٰ نے مومنوں سے اُن کی جانیں اور اُن کے اموال خرید لئے ہیں تاکہ اُس کے بدلے میں اُنہیں جنت ملے۔

گویا کہ خدا تعالیٰ نے مومنوں سے اُن کی جانوں اور اُن کے اموال کا جنت کے بدلے میں سودا کیا ہے یہی نظام الوصیت کی روح ہے اور اسی آیت کے آخر میں فرماتا ہے: فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ وَذٰلِکَ ہُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ کہ پس تم اپنے اس سودے پر خوش ہوجاؤ جو تم نے اُس کے ساتھ کیا ہے اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے (توبہ۔آیت۔111)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے اپنے ایک دورہ افریقہ کے موقعہ پر سنے ہوئے ایک عربی شعر پر بہت خوشنودگی کا اظہار فرمایا تھا:

اَلْمَالُ مَالِیْ وَالْجَنَّۃُ جَنَّتِیْ

یَا عِبَادِیْ اشْتَرُوْا بِمَالِیْ جَنَّتِیْ

یہ میرا مال ہے جو میں تمہیں دیتا ہوں اور یہ میری جنت ہے اے میرے بندو تم میرے دیئے ہوئے مال سے میری جنت خریدلو۔

یہ کیا ہی سستا اور پیارا سودا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی جنت خریدنے کے لئے خود مال عطا فرماتا ہے۔

پس صد سالہ خلافت جوبلی کے تعلق سے ہماری بہت بڑی ذمہ داری خلیفۂ وقت ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش اور تحریک کے مطابق نظام وصیت میں شامل ہونا ہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان صد سالہ تقریبات کے انعقاد کے لئے جو ضروری اخراجات ہوں گے اس کے لئے ہر ملک ایک رقم جو کہ اُس کے بجٹ کے 1/10 حصہ کے برابر ہوگی مالی سال میں مختص کرنے کی منظوری عنایت فرمائی ہے اور یہ رقم بجٹ کی بچت سے اور عطایا کے ذریعہ سے وصول کی جائے گی۔

اس کے علاوہ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں جماعت احمدیہ عالمگیر کی جانب سے صد سالہ خلافت جوبلی کے موقعہ پر بطور شکرانہ کچھ رقم پیش کرنے کی تجویز کی بھی حضور انور نے ازراہ کرم منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ اس پر مرکزی کمیٹی نے اس کے لئے دس لاکھ پاؤنڈ سٹرلنگ جمع کرنے کا ٹارگٹ رکھا جماعت اس سے بھی زیادہ دے سکتی ہے۔

خدا تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایسی پیاری جماعت عطا فرمائی ہوئی ہے اور اُن کے اندر قربانی کا ایسا روح پرور جذبہ عطا کیا ہوا ہے جس کی مثال موجودہ دور میں دی جانی ناممکن ہے۔

چنانچہ اس بابرکت مالی تحریک پر جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر والہانہ طور پر لبیک کہتے ہوئے اپنی اپنی بساط اور طاقت کے مطابق نہ صرف وعدہ جات پیش کررہی ہیں بلکہ ساتھ ساتھ ادائیگی بھی کررہی ہیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ

العزیز نے خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کیلئے اظہار تشکر کے طور پر ساری جماعت کو نفلی روزوں دعاؤں، نفلی نمازوں، ذکر الٰہی، بکثرت درود شریف اور استغفار کی ایک جامع اور مبارک تحریک فرمائی ہے۔ چونکہ اس روحانی پروگرام سے ہم سب واقف ہیں اس لئے ان کو دوہرانے کی ضرورت نہیں۔ اب اس پروگرام کو عملی جامہ پہنانا ہر احمدی کا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

جہاں تک خلافت جوبلی کے دیگر منظور فرمودہ پروگراموں کا تعلق ہے وہ انشاء اللہ 27 مئی 2008ء کی نماز تہجد کے ساتھ شروع ہو جائیں گے۔

اُس روز انشاء اللہ تعالیٰ لندن میں جلسہ یوم خلافت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی بابرکت موجودگی میں ہوگا اور حضور انور ایدہ الودود کے رُوح پرور خطاب سے عالمگیر جماعت ہائے احمدیہ مستفید ہوں گی۔ پھر ہر ملک میں زونل، صوبائی اور ملکی سطح کے جلسے منعقد ہوں گے۔ نیز سیمینار کوئیز پروگرام اور تحقیقی انعامی مقالے لکھوانے کے پروگرام زیر عمل ہیں۔ خلافت کے حوالے سے نمائشوں کو تیار کیا جارہا ہے۔ اہم کتب کے تراجم ہو رہے ہیں اور کئی نئی کتب طبع ہو رہی ہیں۔ جماعتی اخبارات و رسائل کے خاص نمبر تیار ہو رہے ہیں۔ مختلف زبانوں میں سوینئرز کی طباعت کی کاروائی ہو رہی ہے۔ ذیلی تنظیموں کے زیر اہتمام مختلف علمی اور ورزشی مقابلوں کی تیاریاں ہو رہی ہیں اور مختلف رفاہی کام ترتیب دیئے جا رہے ہیں۔ حضور انور نے اس تاریخی سال کے لئے جو LOGO منظور فرمایا اس کے مختلف نمونے تیار کروائے جا رہے ہیں۔

پھر خلافت احمدیہ کی زیر قیادت خدا تعالیٰ جماعت کو جو حیرت انگیز ترقیات عطا فرما رہا ہے اُس کو دنیا بھر میں اُجاگر کرنے کے لئے پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کو استعمال کرنے کی کاروائی ہو رہی ہے اور جماعت کا اپنا جو ٹی وی چینل ایم ٹی اے انٹرنیشنل ہے اور بفضلہ تعالیٰ اُس کے تین چینل آج نہایت کامیابی کے ساتھ چل رہے ہیں خلافت جوبلی کے حوالے سے تمام پروگراموں کو کوریج کے لئے بھی پروگرام بنائے جارہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ، خلافت جوبلی کی ان تمام تقاریب کا اختتام جلسہ سالانہ قادیان 2008ء پر ہوگا جس میں ہمارے محبوب اور پیارے امام حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفسِ نفیس رونق افروز ہوں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔

غرضیکہ مختلف پہلوؤں سے پروگراموں کی تیاری پر کام ہو رہا ہے۔ ہر ملک کی ہر جماعت کے خدام انصار لجنہ ناصرات اور اطفال سب کی یہ اہم ذمہ داری ہے۔ اب جبکہ بہت کم وقت باقی رہ گیا ہے پوری توجہ اور محنت کے ساتھ ان تمام پروگراموں کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

مَیں آخر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک تقریر کا اقتباس پڑھ کر اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:-

''مخالف سمجھتے ہیں کہ ہم نے اُن کی (احمدیوں کی) ترقی کے سامنے بند باندھ دیئے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ جماعت کی ترقی کے نئے نئے راستے کھول رہا ہے۔ یہ بے وقوف سمجھتے ہیں کہ ریت کے بند باندھ کر طوفانی پانیوں کو روک دینگے۔ طوفانی پانیوں کے سامنے تو سیسہ پلائی ہوئی دیواریں بھی ٹکا نہیں کرتیں۔ یہ ہمارے مخالفین بے وقوفوں کی کس جنت میں بیٹھے ہوئے ہیں؟ اُن کی مخالفت سے احمدی اپنے ایمان میں پہلے سے زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ پس فتح انشاء اللہ ہمارا مقدر ہے اور گزشتہ سو سال سے زائد کی جماعت کی تاریخ اِس بات کی گواہ ہے کہ جماعت کا ہر قدم ترقی کی منازل کی طرف اُٹھ رہا ہے۔

جب اللہ کی مدد اور نصرت شامل حال ہو تو دشمن کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور اللہ اپنے وعدوں کے خلاف نہیں کیا کرتا۔ شہیدوں کے خون رائیگاں نہیں جائیں گے بلکہ ضرور رنگ لائیں گے۔ احمدیوں کا صرف خون ہی رنگ نہیں لاتا بلکہ مَیں اس یقین پر قائم ہوں کہ احمدی کو پہنچنے والی معمولی تکلیف کو بھی اللہ تعالیٰ بغیر نوازے نہیں چھوڑتا۔ ایک مسجد بند ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ دس مساجد عطا کرتا ہے۔ ایک جماعت پر پابندی لگائی جاتی ہے تو دس جماعتیں آزادی کے ساتھ اپنے فرائض ادا کرنے والی مل جاتی ہیں۔ پس ہر تکلیف اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے برداشت کریں۔ انشاء اللہ وہ دن دُور نہیں جب تمام مخالفین ہوا میں اُڑ جائیں گے اور مخالفت کرنے والے آپ کے سامنے جھکنے پر مجبور ہو جائیں گے...... اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق احمدیت نے تو غلبہ پانا ہی پانا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری نالائقیوں اور ناسپاسیوں کو معاف فرماتے ہوئے محض اور محض اپنے رحم اور فضل سے ان فتوحات کے نظارے ہماری زندگیوں میں دکھائے اور ہماری روکوں کو دُور فرمائے۔ پاکستان میں بھی جلد وہ دن آئیں کہ کھوئی ہوئی رونقیں دوبارہ لوٹ آئیں۔''

(الفضل انٹرنیشنل لندن، 26.1.2007)

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

غزل

یہ ہے اپنا، نہ وہ جہاں اپنا
ٹھہرے یہ کارواں کہاں اپنا
تیری دُنیا میں اے میرے مالک
کوئی چھت ہے نہ سائباں اپنا
کڑکی بجلی بھڑکتے شعلے ہیں
کیسے بن جائے آشیاں اپنا
رہ رہے ہیں وہ اہل درد کہاں
ہے وہی جا وہی مکاں اپنا
ہے پُجاری صنم کدے ہیں یہ
ہے کوئی ان میں ترجماں اپنا
مضطرب یہ دل کی جلوہ آرائی
یہ گریباں ہُوا کہاں اپنا
پھڑ پھڑانے کا اِذن ہوگا بھی
شرف گویائی ہے بیاں اپنا
ایک دھڑکن کروڑ دھڑکن کی
زینتِ دم قرار جاں اپنا
چشم گریاں پہ سسکیاں دیکھے
ہم نشیں ہے سرور جاں اپنا
لاج یارب اب ہے کسی کی رکھ
یہ زمیں ہے نہ آسماں اپنا

(منیر احمد کاہلوں، ربوہ)

طلباء کے لئے مفید معلومات

انڈین ریلوے میں میکانیکل و الیکٹریکل انجینئر کی حیثیت سے خدمت کے مواقع

انڈین ریلوے میں میکانیکل اور الیکٹریکل انجینئر کی حیثیت سے اپنی خدمات انجام دینے کے لئے ایس سی آر اے امتحان بہترین ذریعہ ہو سکتا ہے وہ طلبہ و طالبات جو نہایت ہی ذہین ہیں اور ریلوے میں انجینئرنگ کے شعبہ میں کیریئر بنانے کے خواہشمند ہیں اسپیشل کلاس ریلوے اپرینٹ شپ امتحان میں شریک ہو سکتے ہیں۔ امتحان کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

☆ انٹرنس امتحان کا نام ☆

ایس سی آر اے ای (اسپیشل کلاس ریلوے اپرنس شپ امتحان)

☆ متعلقہ انتظامیہ ☆

یہ امتحان یونین پبلک سروس کمیشن (یو ایس سی) کے ذریعہ منعقد کیا جاتا ہے۔

☆ قابلیت ☆

بارہویں سائنس پی ایل ایم پہلے اور دوسرے درجہ سے کامیاب

☆ امتحان ☆

700 مارکس کا آبجیکٹو نوعیت کا پرچہ ہوتا ہے جس میں 100 مارکس کا انگریزی کا پرچہ 100 مارکس کا جنرل نالج 100 مارکس فزکس 100 مارکس کیمسٹری 100 مارکس کے دو علیحدہ پرچے میتھس کے اور آخری 100 مارکس کا نفسیاتی ٹیسٹ تحریری امتحان کے بعد پرسنلٹی ٹیسٹ (منتخب امیدواروں کے لئے) کیا جاتا ہے۔ آخر پر انٹرویو کی بنیاد پر سلیکشن ہوتا ہے۔

کامیاب امیدواروں کو 4 سالہ انجینئرنگ کورس حکومت کے اخراجات پر کروایا جاتا ہے جس میں امیدواروں کو متعین وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔ 4 سالہ تربیت مکمل کرنے کے بعد امیدوار اپرینٹس شپ کو بطور اسسٹنٹ میکانیکل انجینئر کا تقرر ہوتا ہے۔ یاد رہے یہ امتحان آل انڈیا سطح کا ہوتا ہے جو بہت مشکل ہوتا ہے لیکن محنت اور ذہانت آپ کو ضرور اس امتحان میں کامیابی دلائے گی اس امتحان کی تیاری اور دیگر تفصیلات آپ یو پی ایس سی کے ویب سائٹ www.upsc.vovt سے حاصل کر سکتے ہیں۔

وصایا:

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو اپنی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو اس کی اطلاع کرے۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر:16605 میں سلیم پی ایم ولد عبد اللہ مرحوم قوم احمدی پیشہ پرائیویٹ سروس عمر 40 سال تاریخ بیعت 1.4.1983 ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ کالیکٹ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8.7.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کُل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

خاکسار اور اہلیہ نے مل کر کالیکٹ میں ایک عدد رہائشی مکان خریدا ہے جس کی قیمت آٹھ لاکھ روپے ہے اس میں سے دونوں مل کر اڑھائی لاکھ روپے نقد ادا کر دیا ہے اور باقی بینک سے قرض لیا ہے۔

میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 230 کویتی دینار ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سی پی محمد علی العبد: سلیم پی ایم گواہ: معروف سی ایچ

وصیت نمبر:16606 میں رفیق احمد ولد احمد شریف قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن بھارت بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2.9.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔

خاکسار کے نام تا حال منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ البتہ والد صاحب کے نام جو زمین ہے اس میں ایک گھر بنایا جا رہا ہے جس میں خاکسار نے دو لاکھ پچاس ہزار روپے (Rs.250000/-) خرچ کئے ہیں۔

خاکسار کا گزارہ ملازمت سے ملنے والی تنخواہ پر ہے جو مبلغ 85 کویتی دینار ماہانہ ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: معروف سی ایچ العبد: رفیق احمد گواہ: سلیم پی ایم

وصیت نمبر:16607 زیاد کے پی، ولد ٹی عبد الرشید قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن بھارت بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18.10.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔

خاکسار کا گزارہ ملازمت سے ملنے والی تنخواہ پر ہے جو مبلغ 85 کویتی دینار ماہانہ ہے۔ اس کے علاوہ خاکسار کی کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رفیق احمد العبد: زیاد کے پی گواہ: معروف سی ایچ

وصیت نمبر:16608 میں سید تیمین احمد ولد سید احمد انور قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن بھارت بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11.10.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔

تا حال جائیداد کی تقسیم عمل میں نہیں آئی جب بھی جائیداد کی تقسیم عمل میں آئے گی مجلس کارپرداز کو اس کی اطلاع کر دی جائے گی۔ خاکسار کی آمدنی 160 کویتی دینار ہے اس کے علاوہ over ٹائم ہے جو بھی اس سے آمد ہوگی اس کا بھی 1/10 حصہ خاکسار ادا کرتا رہے گا۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فضل کریم العبد: سید تیمین احمد گواہ: محمد تقی الدین

وصیت نمبر:16609 میں حبیب اللہ ایچ ولد حسن خان قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 40 سال تاریخ بیعت 1988 ساکن بھارت، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15.7.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کُل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

خاکسار اور اہلیہ کے نام پر پالگھاٹ (کیرلہ) میں نو (9) سینٹ زمین ہے جس میں خاکسار ایک عدد گھر بنا رہا ہے۔ گھر کا کام چل رہا ہے اس وقت اس کی قیمت ساڑھے چار لاکھ روپے ہے۔ خاکسار کی آمد ماہانہ 120 کویتی دینار ہیں اس کے علاوہ خاکسار کی کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: زیاد کے پی العبد: حبیب اللہ ایچ گواہ: سید مظفر احمد

وصیت نمبر:16610 میں محمد ابراہیم ولد موسیٰ ماسٹر قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 43 سال پیدائشی احمدی ساکن بھارت بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2.10.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔

خاکسار کی آمد ماہانہ 70 کویتی دینار ہیں اس کے علاوہ خاکسار کی کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: زیاد کے پی العبد: محمد ابراہیم گواہ: رفیق احمد

وصیت نمبر:16611 میں سید مبشر الحق، ولد مکرم سید بشیر الحق صاحب پیشہ ملازمت عمر 34 سال پیدائشی احمدی ساکن جمشید پور ڈاکخانہ آزاد نگر ضلع سنگھ بھوم، جمشید پور، صوبہ جھارکھنڈ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 14.4.06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔

خاکسار کی آمد ماہانہ 80 کویتی دینار ہے۔ تا حال جائیداد کی تقسیم عمل میں نہیں آئی ہے جب بھی تقسیم عمل میں آئے گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ انشاء اللہ۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد اسماعیل العبد: سید مبشر الحق گواہ: سید مظفر احمد

وصیت نمبر:16612 میں نشاد احمد۔ بی ولد نور الدین۔ بی قوم احمدی مسلمان، پیشہ ملازمت، عمر 28 سال، پیدائشی احمدی، ساکن کالیکٹ، ڈاکخانہ کالیکٹ، ضلع کالیکٹ، صوبہ کیرلہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8.7.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔

خاکسار کویت میں ایک کمپنی میں نوکری کر رہا ہے۔ ماہانہ آمدنی 315 کویتی دینار ہے۔ میرا گزارہ آمد از

ملازمت ماہانہ 7500 روپے انڈین ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی آمدنی اور جائیداد نہیں۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بی عبداللہ　　العبد: نشاد احمد۔ بی　　گواہ: زہید احمد

وصیت نمبر: 16613 میں اومیش۔ پی۔ وی، ولد وہلا یودھان، قوم احمدی مسلمان، پیشہ نوکری، عمر 45 سال تاریخ بیعت 21.4.1990 ساکن کنور کیرلہ، ڈاکخانہ کنور-2، ضلع کنور، صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 12.10.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔

خاکسار کویت میں ایک پرائیویٹ کمپنی میں نوکری کر رہا ہے۔ ماہانہ تنخواہ 315 کویتی دینار ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 25000 روپے انڈین ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: زیاد کے پی　　العبد: اومیش پی وی　　گواہ: ساجد پی ایس

وصیت نمبر: 16614 میں منور احمد کے ایس، ولد کے ایس ابوبکر، قوم احمدی مسلمان، پیشہ ملازمت، عمر 31 سال، پیدائشی احمدی، ساکن بھارت، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 13.5.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔

خاکسار کا گزارہ ملازمت سے ملنے والی تنخواہ سے ہے۔ خاکسار کو ماہانہ مبلغ 100 کویتی دینار بطور تنخواہ ملتی ہے۔ اس کے علاوہ خاکسار کا منقولہ یا غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلیم پی ایم　　العبد: منور احمد کے ایس　　گواہ: زاد کے پی

وصیت نمبر: 16615 میں محمد حسن۔ وی ولد ٹی کے سلیمان قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن بھارت بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.2.06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔

خاکسار کی تجارت سے تقریباً تین صد کویتی دینار ماہانہ آمد ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ خاکسار کے پاس ایک لاکھ پچاس ہزار روپے (Rs.150000/-) بینک میں ہیں۔ اس کے سوا خاکسار کی کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سی کے محمد　　العبد: محمد حسن۔ وی　　گواہ: معروف۔ بی ایچ

وصیت نمبر: 16616 میں وی نصیر احمد، ولد وی۔ ابوبکر، قوم احمدی مسلمان، پیشہ Upholstery Work عمر 29 سال، پیدائشی احمدی، ساکن وانمبلم، ڈاکخانہ وانمبلم، ضلع ملپورم، صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16.5.06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔

فی الحال میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ اگر بعد میں کوئی جائیداد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دوں گا۔ انشاء اللہ۔

میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کے صدیق　　العبد: وی نصیر　　گواہ: ایم کے نصیر بابو

قادیان دارالامان میں

رمضان المبارک کے لیل ونہار و عید کی تقریب سعید

رمضان المبارک کا چاند نظر آنے پر جہاں عالم اسلام میں روزوں اور عبادات کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے مرکز احمدیت قادیان میں بھی ان دنوں میں ہر طرف رونق اور اس سے زیادہ سے زیادہ روحانی استفادہ کے لئے جدوجہد شروع ہو جاتی ہے۔

امسال بھی نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے مرکزی مساجد یعنی مسجد مبارک، مسجد اقصیٰ اور مسجد ناصر آباد کے علاوہ قادیان کے دیگر محلہ جات کی مساجد یعنی مسجد دارالانوار، مسجد نور، مسجد دارالبرکات، مسجد ننگل اور مسجد کاہلواں میں بھی نماز تراویح اور بعد نماز فجر درس حدیث کا باقاعدہ انتظام کیا گیا۔ تراویح پڑھانے والے حفاظ کرام کے اسماء اس طرح ہیں: مکرم قاری نواب احمد صاحب نائب ناظر بیت المال آمد، مکرم نعیم احمد صاحب پاشا متعلم جامعہ احمدیہ قادیان، مکرم حافظ شریف الحسن صاحب استاد ٹی آئی ہائی سکول، مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب استاد جامعہ احمدیہ قادیان، مکرم محمد ہاشم صاحب معلم، مکرم حافظ مظہر احمد صاحب طاہر نائب افسر جلسہ سالانہ، مکرم محمد فیروز عالم صاحب متعلم جامعۃ المبشرین، مکرم حافظ محمد اکبر صاحب، مکرم ظفر اقبال صاحب اساتذہ جامعۃ المبشرین، مکرم تنویر الحق صاحب متعلم جامعہ احمدیہ، مکرم رحمٰن خان صاحب، مکرم عبد المحسن صاحب متعلم جامعۃ المبشرین، مکرم مجید عالم صاحب متعلم جامعہ احمدیہ۔ اس کے علاوہ سرائے طاہر میں حفظ کلاس کے 10 طلباء نے بھی تراویح پڑھائی۔ بعد نماز ظہر تا عصر پہلے چند دن مسجد مبارک میں قرآن مجید کے ترجمہ و مختصر تفسیر کا انتظام تھا جگہ کی تنگی کی وجہ سے بعد میں یہ انتظام مسجد اقصیٰ میں کر دیا گیا جس میں مرد وزن اور بچوں نے ذوق وشوق سے حصہ لیا۔ درس قرآن دینے والے علماء کرام کے اسماء اس طرح ہیں: مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان، مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان، مکرم مولانا محمد عمر صاحب ناظر اصلاح وارشاد قادیان، مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوۃ الی اللہ، مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظر وقف جدید بیرون، مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین، مکرم مولانا برہان احمد صاحب ظفر ناظر نشر واشاعت، مکرم مولانا محمد عنایت اللہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد، مکرم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد، مکرم مولانا مظفر احمد صاحب ظفر استاد جامعہ احمدیہ، مکرم مولانا منیر احمد صاحب خادم ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن وقف عارضی، مکرم باسط رسول صاحب، مکرم مجاہد احمد صاحب شاستری، مکرم مظہر احمد صاحب وسیم، مکرم زین الدین حامد صاحب اساتذہ جامعہ احمدیہ قادیان۔

بعد نماز فجر مزار مبارک سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر دعا کے لئے کثیر تعداد میں احباب و مستورات اور بچے باقاعدگی سے پورا مہینہ حاضر ہو کر دعائیں کرتے رہے۔

سنت نبوی کے مطابق آخری عشرہ میں مسجد مبارک میں 27 مسجد اقصیٰ میں 31 اور مسجد ناصر آباد میں 13 اور مسجد دارالانوار میں 9 احباب نے اعتکاف کیا جبکہ مسجد اقصیٰ میں پردہ کی رعایت سے 22 عورتوں کو اعتکاف کی سعادت ملی۔

29 رمضان المبارک کو بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں اجتماعی دعا کا پروگرام تھا جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔ محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، عالم اسلام واحمدیت، خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام، جملہ بیماروں، ضرورتمندوں، اسیران، شہداء اور واقفین کے لئے دعا کرائی۔

نماز عید:

30 روزے مکمل ہونے پر اگلے روز احمدیہ گراؤنڈ میں عید الفطر کی بابرکت تقریب ہوئی جس کے لئے وسیع پنڈال بنایا گیا۔ 10 بجے صبح عید کی نماز ادا کی گئی جس میں جملہ اہالیان قادیان کے علاوہ قرب وجوار سے تشریف لانے والے تقریباً سات ہزار افراد نے شمولیت اختیار کی۔ نماز عید محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے پڑھائی اور عید کی اہمیت و برکات پر روشنی ڈالتے ہوئے اجتماعی دعا کرائی بعدہ احباب نے ایک دوسرے سے مصافحہ ومعانقہ کرتے ہوئے مبارکباد دی۔ عید کی بابرکت تقریب کو قومی الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا نے ریکارڈ کیا۔ حسب معمول مضافات قادیان سے آنے والے ہزاروں افراد کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لنگر خانہ سے کھانا کھلایا گیا جس کے لئے عملہ لنگر خانہ کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ قادیان نے تعاون کیا۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ۔ ایک روز قبل لندن میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز عید پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے احباب جماعت عالمگیر کو عید کی مبارکباد دی۔ حضور انور کے خطبہ کو جماعت احمدیہ عالمگیر کے ساتھ اہالیان قادیان نے بھی بڑے اہتمام سے سنا اور اجتماعی دعا میں حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ شرکت کی۔

اللہ تعالیٰ یہ عید ہمارے لئے ہر جہت سے خیر وبرکت کا باعث بنائے۔ آمین۔ (ادارہ بدر)

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر:1

خدا تعالیٰ پر ہی صادق آتا ہے اور وہی ہے جس کی طرف تمام عزتیں منسوب ہیں۔ وہی ہے جو اپنے پر ایمان لانے والوں اور اپنے رسول کو طاقت و قوت عطا فرماتا ہے جو ان کے غلبہ کا موجب بنتا ہے پس اس غالب اور سب طاقتوں کے مالک خدا سے تعلق جوڑنا ہی انسان کو قوت و طاقت عطا فرماتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے مزید اس کے معنی کھولنے کے لئے بعض مفسرین کے حوالے بھی پیش کئے۔ علامہ فخر الدین رازیؒ کی ایک تفسیر پیش کر کے فرمایا کہ اللہ جسے مناسب سمجھتا ہے اپنی رحمت کے خزانوں میں سے دیتا ہے اور نبوت کا انعام اسے ہی دیتا ہے جسے سمجھتا ہے کہ یہ بہترین طور پر اس کا حق ادا کرتے ہوئے اس پیغام کو پہنچائے گا۔ آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہی اعتراض ہوتا ہے کہ مسیح و مہدی اور الہام و نبوت کا مقام مرزا غلام احمد کو کیسے مل گیا اس عام آدمی کو ہی اللہ نے مسیح و مہدی بنانا تھا۔؟ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جرمنی میں بھی ایک عیسائی عورت نے مجھ سے سوال کیا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے پنجاب کے دُور دراز چھوٹے سے گاؤں میں ہی امام مہدی و مسیح کو مبعوث کرنا تھا جہاں پیغام پہنچانے کے وسائل محدود ہیں۔ فرمایا میں نے اسے کہا تمہارے سوال میں ہی جواب آگیا ہے اللہ تعالیٰ نے جب اپنی رحمت کا خزانہ کھولا تو اس پیغام کے پہنچانے کے سامان بھی کر دیئے۔ آج جرمنی میں بھی پیغام پہنچ گیا ہے دنیا کے 189 ممالک میں یہ پیغام پہنچ گیا ہے تو ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ مقام بخشا گیا جو غالب ہے جو سب عزتوں کا مالک ہے اور اپنے پیاروں کو غلبہ عطا فرماتا ہے۔ بلکہ اس سے منسلک مومنین کی جماعت سے بھی وعدہ ہے کہ غلبہ عطا فرمائے گا۔ عرب کہتے ہیں کہ عرب سے باہر مسیح و مہدی کیسے ہوسکتا ہے باقی دنیا میں بسنے والے مسلمان کہتے ہیں کہ ایک پنجابی کس طرح مسیح و مہدی ہوسکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی اس صفت پر غور نہیں کرتے کہ وہ عزیز ہے اور سب رحمتوں کے خزانے کا مالک ہے جس کو اس نے مسیح و مہدی بنانا مناسب سمجھا بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عقل دے تا کہ وہ ٹھوکر کھانے والے نہ بنیں۔

فرمایا یہ بات بھی اللہ تعالیٰ نے فرمادی کہ جس پر اپنی رحمت اُتارتا ہوں، انعام دیتا ہوں پھر اس کی مدد بھی کرتا ہوں اور مدد کرنے و فتح دینے کا اعلان بھی صفت عزیز کے طور پر بڑے زوردار طریق سے فرمایا جیسے فرماتا ہے كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۔ حضور نے امام فخر الدین رازی اور بعض مفسرین کی تفسیر پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ یہ زمانہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ ہے یہ دلائل کی جنگ کا زمانہ ہے اور مسیح موعود کی جماعت یہ جنگ اُن براہین اور دلائل سے ہی لڑ رہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے کو عطا فرمائے تھے۔ زمین کے کناروں کے لوگ اس مرکز کی طرف آہستہ آہستہ جمع ہو رہے ہیں جس کو دلائل کی تلوار دی گئی جو اسلام کے محاسن ایسے خوبصورت انداز سے بیان کرتا ہے کہ دل گھائل ہوجاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی یہ الہاماً فرمایا تھا کہ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۔ یعنی خدا نے قدیم سے لکھ رکھا ہے کہ میں اور میرے رسول ہی غالب ہونگے۔ یعنی گو کسی قسم کا مقابلہ آپڑے جو لوگ خدا کی طرف سے ہوں وہ مغلوب نہیں ہونگے اور خدا اپنے ارادوں پر غالب ہے مگر اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔ اور پھر یہ الہام بھی ہوا اِنَّهٗ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ کہ وہ قوی اور غالب ہے یہ بھی واضح فرمادیا کہ یہ غلبہ اور فتح جنگ اور قتال کے ذریعہ نہیں ہوگی بلکہ دلائل کا جہاد ہوگا اور انشاء اللہ اسی سے غلبہ ملے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اقتباس پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ یہ جو تعداد بڑھ رہی ہے اور آج دنیا کے 190 کے قریب ملکوں میں جماعت پھیل گئی ہے یہ اللہ تعالیٰ کے اسی وعدے کے مطابق ہے جو طاقتور ہے اور اللہ جن پر اپنی رحمت کا انعام نازل فرماتا ہے انہیں غلبہ بھی عطا فرماتا ہے پس بجائے اس کے کہ یہ اعتراض ہو کہ ایک عام آدمی کو کس طرح یہ مقام مل گیا اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر مسلمانوں کو غور کرنا چاہئے اور ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ انہیں یہ پیغام پہنچائیں اور پیغام پہنچانے کا فریضہ احسن رنگ میں انجام دینا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اور اقتباس پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ہے حضرت مسیح موعود کے ساتھ آپ کے عزیز خدا کا سلوک اور اس کا ڈنکے کی چوٹ پر اعلان کہ اس اعلان کے بعد جو آپ نے مخالفین کو مخاطب کر کے فرمایا آپ کئی سال زندہ رہے اور چیلنج بھی دیا اور کوئی مخالف آپ کا بال بھی بیکا نہیں کرسکا۔ اور کسی مخالف کا کوئی حربہ بھی آپ کو نقصان نہیں پہنچاسکا کیونکہ یہ اس سچے خدا کا آپ سے وعدہ تھا جو اپنے فضل سے جب اپنا انعام اتارتا ہے تو پھر اس کے بہترین نتائج بھی پیدا فرماتا ہے۔ اپنے غالب اور قوی ہونے کا ثبوت بھی دیتا ہے۔ فرمایا آج دنیا میں جماعت احمدیہ کی ترقی انہی باتوں کا منہ بولتا ثبوت ہے لیکن دشمن پہلے بھی انبیاء کی جماعتوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش میں لگے رہے آج بھی لگے ہوئے ہیں اور جہاں بھی موقعہ ملتا ہے احمدیوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مختلف جگہوں سے کبھی مار دھاڑ کبھی دوسرے ظلموں اور اِکا دُکا احمدیوں کی شہادتوں کی خبریں بھی آتی ہیں لیکن آج تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچی پیروی کرنے والوں کے ایمانوں کو یہ دھمکیاں اور ظلم کوئی نقصان نہیں پہنچاسکے ان کے ایمانوں کے پائے ثبات میں کبھی لغزش نہیں آئی۔

پس اس قوی و عزیز خدا کو ہی پکاریں جو اپنے انبیاء سے کئے وعدے ہمیشہ سچے کرتا آیا ہے اور سچے مومنوں سے بھی اس کا یہی وعدہ ہے کہ ان کو بھی غلبہ عطا فرمائے گا وہ آج بھی انشاء اللہ تعالیٰ اسی غلبہ کو سچ کر کے دکھائے گا بلکہ دکھا رہا ہے۔ ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہماری کامیابی مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ جڑے رہنے سے ہی مقدر ہے تمام عزتیں اب زمانے کے امام کے ساتھ جڑے رہنے سے ہی ملنی ہیں کیونکہ یہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام صادق ہے اور اس کے ساتھ جڑنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلق جوڑنا ہی ہے۔

پس اس مسیح و مہدی کے ساتھ حقیقی تعلق ہی اعمال کی بلندیوں پر بھی لے جانے والا ہوگا۔ جن احمدیوں کو مظالم کی چکی میں پیسا جارہا ہے یا شہید کیا جارہا ہے انہیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ قربانیاں ان کا مقام اونچا کرنے والی ہیں اور دشمن کی تدبیریں انشاء اللہ ضرور اکارت جانے والی ہیں۔ آخر کار اس دنیا میں بھی وہ اللہ تعالیٰ کے مسیح کے غلبہ کو دیکھیں گے اور ذلت کا سامنا کریں گے اور اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آئیں گے۔

فرمایا ہمارا کام یہ ہے کہ حتی الوسع ان ظالموں کے پنجوں سے مظلوموں کو چھڑوانے کی کوشش کریں اور انہیں قوی و عزیز خدا کی پناہ میں لانے کی کوشش کریں جو غلط فہمیوں کی وجہ سے ان لوگوں کے جال میں پھنسے ہیں۔ وہی خدا ہے جو عزت اور غلبہ دینے والا ہے اور اس سے جڑے بغیر اب نجات کا کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ یہ بھی اپنا فرض ادا کرنے والے بنیں فرمایا پاکستان کے لئے بھی دعا کے لئے کہنا چاہتا ہوں سیاستدانوں نے اپنی سیاست چمکانے اور جھوٹی اناؤں و عزتوں کیلئے پوری قوم و ملک کو داؤ پر لگایا ہوا ہے اللہ تعالیٰ ان کو بھی عقل دے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کو بھی عقل دے کہ ان کے جال سے نکلنے کی کوشش کریں۔

☆☆☆

بقیہ خلاصہ خطبہ عید از صفحہ نمبر:16

ں کی مدد کے لئے جماعت میں رائج ہیں
سکیمیں غریبو
کیا ہے۔ ہماری حقیقی اور مستقل عید
جن کا میں نے ذکر
ایک جماعت ہوتے ہوئے
اس وقت ہوگی جب ہم
تے رہیں گے تبھی ہم حقیقی
ایک دوسرے کی مدد پر کمر بستہ
خوشیاں تب ہونگی
مسلمان کہلاسکیں گے۔ حقیقی عید
کا سامان بہم
جب ہم مستقلاً ایک دوسرے کی خوشی
ہمیں اس
پہنچانے کی کوشش کر رہے ہونگے۔ اللہ تعالیٰ
کی توفیق دے۔

حضور انور نے خطبہ کے آخر پر غریب، ضرورتمند، لاچار، مریضوں، خدمت انسانیت، و خدمت دین کرنے والوں، قربانیاں کرنے والوں واقفین زندگی، شہداء کے خاندانوں، اسیران، امت مسلمہ، کے لئے دعا کی تحریک کرتے ہوئے تمام دنیا کے احمدیوں کو عید کی مبارک باد دی۔ خطبہ ثانیہ کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔

☆☆☆☆

اعلان برائے ریزرویشن

برموقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۷ء

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان 29-30-31 دسمبر ۲۰۰۷ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ جو احباب اس بابرکت جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کا ارادہ رکھتے ہیں ان کی سہولت کے لئے نظامت ریزرویشن کی طرف سے حسب سابق امسال بھی واپسی ریزرویشن کا انتظام کیا گیا ہے جو احباب اس سہولت سے استفادہ کرنا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ دفتر جلسہ سالانہ میں ۳۰ نومبر ۲۰۰۷ء تک ارسال کر دیں اور ساتھ ہی مکرم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام مع تفصیل رقم بھجوا دیں۔ یاد رہے کہ اس دفعہ ریلوے ریزرویشن 60 دن پہلے کرانے کی سہولت موجود ہے۔

From Station.........to........Date.......Class........Seat/Berth..........

Train No........Train Name..........Male/Female......Age......

اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو اور یہ مبارک سفر ہر لحاظ سے آپ کے لئے خیر و برکت کا موجب ہو۔ آمین

ضروری نوٹ: اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکثر اسٹیشنوں پر بذریعہ کمپیوٹر واپسی ریزرویشن کی سہولت سے ضرور استفادہ کریں۔

(افسر جلسہ سالانہ قادیان۔ ۲۰۰۷ء)

میانمار میں جمہوریت نوازوں کے خلاف خطرناک جبر واستبداد کی کاروائیاں

عوام 45 سالہ فوجی حکومت سے نجات چاہتے ہیں

میانمار میں فوج اور مظاہرین کے بیچ لگا تار ہو رہے مقابلوں سے حالت بے حد کشیدہ بن گئی ہے۔ اور جس کے نتیجہ میں درجنوں لوگ ہلاک اور سینکڑوں زخمی ہو چکے ہیں۔ اس تشدد میں ایک جاپان کے صحافی کی بھی موت ہوگئی۔ بودھ بھکشوؤں کے ساتھ بھی بہت بُرا برتاؤ کیا گیا۔ ہزاروں مظاہرین کے بیچ بودھ بھکشو بھی نظر آئے۔ ان تمام کو راتوں رات چھاپہ مار کر گرفتار کر لیا گیا۔ پُر امن مظاہرے کی بجائے اب تشدد آمیز مظاہرے ہونے لگے ہیں۔ سکیورٹی فورسز نے کئی جگہوں پر لوگوں کے داخلہ پر پابندی لگادی ہے سلے پیگوڈا کے مقام پر تقریباً دس ہزار لوگ جمع ہوئے تھے۔ یانگون کے کئی بودھ مٹھوں پر راتوں رات چھاپہ مارا گیا جس میں کئی لوگوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ تناؤ کے باعث سکول بند کر دیئے گئے والدین اپنے بچوں کی سکیورٹی کے پیش نظر انہیں گھروں سے باہر نہیں جانے دے رہے۔ میانمار کے فوجی حکمرانوں نے بودھ مٹھوں کے گرد پانچ کلومیٹر کے علاقہ کو ممنوعہ قرار دے دیا ہے تاکہ بودھ بھکشوؤں کی قیادت میں چلائے جا رہے اینٹی سرکار مظاہروں کو روکا جاسکے۔ گزشتہ دنوں یانگون کے بازاروں اور سڑکوں پر مظاہرین گروپوں پر فائرنگ کے دوران ہلاک ہوئے 9 لوگوں میں ایک جاپانی صحافی بھی شامل ہے۔ مظاہرین کے خلاف کریک ڈاؤن کے خلاف سینکڑوں لوگوں کو گرفتار کیا جاچکا ہے جن میں بڑی تعداد بدھ بھکشوؤں کی ہے جو گزشتہ دو دہائیوں سے ملک کے فوجی حکمرانوں کیلئے سخت چیلنج بنے ہوئے ہیں۔ اس دوران بودھ مٹھوں پر بھی قبضہ کر لیا گیا تاکہ مظاہروں کی قیادت کر رہے بھکشوؤں کو روکا جاسکے۔ اس سے یہ خدشہ بڑھ گیا ہے کہ سرکار سویلین کے خلاف سخت ہلاکت خیز کریک ڈاؤن کر سکتی ہے کیونکہ عوام 45 سالہ فوجی حکومت سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

بھارت میں ہر سال ایک لاکھ لوگ سڑک حادثات میں لقمہ اجل بن جاتے ہیں

دنیا میں سڑک حادثات کے معاملے میں بھارت تیسرے نمبر پر ہے اور سڑک حادثات میں مسلسل اضافہ کے سبب یہاں ہر سال لاکھوں افراد لقمہ اجل بن جاتے ہیں۔ ان حادثات کے معاملہ میں مہاراشٹر، تمل ناڈو، کیرل اور کرناٹک سرِ فہرست ہیں۔ ریاستی حکومتوں کے مطابق مہاراشٹر میں سال 2005ء میں 72480 سڑک حادثات ہوئے جن میں 10259 افراد کی موت ہوگئی۔ تامل ناڈو کا نمبر دوسرا ہے جہاں سال 2004ء میں 52508 حادثات ہوئے جن میں 9758 افراد ہلاک ہوگئے تیسرا نمبر کیرل کا ہے جہاں سال 2005ء میں 42295 حادثات میں 3160 اموات ہوئیں۔ ملک میں کرناٹک کا نمبر چوتھا ہے جہاں سال 2005ء میں 40330 حادثات میں 6904 افراد کی موت ہوگئی۔ دہلی میں گاڑیوں کی تعداد تین دیگر میٹرو شہروں ممبئی، کولکتہ اور چینئی کے مقابلے زیادہ ہے یہاں 2005ء میں 9351 حادثات میں 1862 افراد مارے گئے۔ سب سے کم سڑک حادثات لکشدیپ جزیرے میں ہوئے۔ وہاں 2003ء میں ایک اور 2004ء میں تین اور 2005ء میں پانچ سڑک حادثات ہوئے لیکن کسی کی موت نہیں۔ ہوئی۔ مدھیہ پردیش، آندھرا پردیش، گجرات، راجستھان، اتر پردیش، مغربی بنگال ایسی ریاستیں ہیں جہاں تین برسوں میں ہر سال 10 ہزار سے زائد سڑک حادثات ہوئے جن میں سینکڑوں لوگوں کو اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑا۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق 2003ء میں ملک میں مجموعی طور پر 406726 سڑک حادثات میں 85998 افراد کی اور 2005ء میں 439255 حادثات میں 94968 افراد کی موت ہوئی۔

12 ترقی یافتہ ملکوں میں دستیاب اعداد و شمار کے مطابق امریکہ میں سب سے زیادہ سڑک حادثات ہوتے ہیں۔ دنیا میں جاپان دوسرے نمبر پر ہے تیسرا نمبر ہندوستان کا ہے۔ چوتھا نمبر جرمنی کا اور پانچواں نمبر انگلینڈ کا جبکہ سنگاپور میں سب سے کم حادثات ہوتے ہیں۔

پیرس میں سکھوں نے اپنا الگ سکول کھول لیا پگڑی پہننے کی ممانعت کے بعد فرقہ کا فیصلہ

فرانس میں اپنے مذہبی روایات کے ساتھ سکولوں میں جانے پر پابندی کے پیش نظر سکھوں نے پیرس کے ایک مضافاتی بستی میں اپنا ہی سکول کھول لیا ہے۔ بی بی کے مطابق سکھ سکول ایک مقامی کاروباری شخص نے کھولا ہے جس کے بیٹے کو تین سال پہلے اس بناء پر سکول سے نکال دیا گیا تھا کہ اس نے کلاس میں پگڑی اتارنے سے انکار کر دیا تھا۔ 2004ء میں سیکولر وادی قانون کے بعد جس کے تحت سکھ لڑکوں کو پگڑی پہننے سے کلاسوں میں روک دیا گیا تھا کئی ایک سکھ طلباء نے پروٹسٹ کے طور پر کلاسوں میں جانے سے انکار کر دیا تھا۔ فرانسیسی قانون کے تحت مسلمانوں کے لئے ٹوپی یا سکھوں کے لئے پگڑی پہننے پر پبلک مقامات، دفاتر یا سکولوں میں پر پابندی ہے۔ سکھ سکول دس بچوں کے ساتھ شروع ہوا ہے لیکن امید ہے کہ سکھ کالج بھی بعد ازاں کھولا جائے گا اور بڑے لڑکوں کو بزنس کی ڈگری لینے کے قابل بنایا جائے گا۔

پھل اور سبزیاں روزانہ کھانے والے بچوں کو دمہ اور الرجی کا امکان کم ہو جاتا ہے

ماہرین غذائیت نے کہا ہے کہ سبزیاں اور پھل روزانہ باقاعدگی سے کھانے والے بچوں کو دمہ اور الرجی لاحق ہونے کا امکان کم ہو جاتا ہے جس کی وجہ پھلوں اور سبزیوں میں موجود اینٹی آکسیڈنٹ کیمیکلز وٹامن سی اور وٹامن ای ہو سکتے ہیں۔ حال ہی میں شائع شدہ رپورٹ کے مطابق ماہرین نے امکان ظاہر کیا ہے کہ زیادہ سے زیادہ سبزیاں اور پھل الرجی دمہ اور سانس کی نالیوں کے خلیوں کو نقصان سے محفوظ رکھتے ہیں۔ ماہرین نے تحقیق کے دروان اخذ کیا کہ ٹماٹر، کھیرا، لوبیا اور سبز دانوں والی سبزیاں روزانہ کھانے والے بچوں میں دوسروں کی نسبت الرجی اور دمہ کی شرح 22 فیصد کم پائی گئی۔

نیند پوری نہ لینے والے افراد کی امراض قلب میں مبتلا ہو کر جلد موت ہو جاتی ہے

ایک برطانوی مطالعہ کے مطابق جن لوگوں کی نیند مکمل نہیں ہوتی ان کے امراض قلب میں مبتلا ہو کر مرنے کے امکانات دو گنے ہو جاتے ہیں۔ محققین کا کہنا ہے کہ نیند میں کمی کی وجہ سے بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے جس سے قلب کا دورہ پڑنے کے خطرے کے امکانات میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ دس ہزار سرکاری ملازمین کے 17 سالہ تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ جو لوگ رات کو 7 گھنٹے کی بجائے 5 گھنٹے یا اس سے کم وقت نیند میں گزارتے ہیں ان کی موت کا خطرہ 1.7 گنا زیادہ بڑھ جاتا ہے اور ایسے لوگوں کی امراض قلب سے ہونے والی موت میں بھی کئی گنا اضافہ ہو جاتا ہے کیمبرج یونیورسٹی میں کئی اہم ماہرین نے ایک کانفرنس میں اس صورت حال کیلئے ماڈرن لائف سٹائل کو بھی ایک اہم وجہ قرار دیا ہے۔ حالیہ تحقیق میں پہلی دفعہ کم خوابی کو شرح موت سے جوڑا گیا ہے۔

شادی شدہ زندگی مثبت سوچ اور طرز عمل میں معاون

ایک تازہ ترین ریسرچ کے مطابق شادی مرد اور عورت دونوں کی صحت کیلئے بے حد ضروری ہوتی ہے۔ شادی کے بعد عورت اور مرد دونوں کی ہی دن بھر کی مصروفیات اور ذہنیت میں بدلاؤ آتا ہے اور دونوں پر ہی شادی شدہ زندگی کا بوجھ پڑنے لگتا ہے۔ اس سلسلہ میں ان کی زندگی کے تئیں دلچسپی بڑھنے لگتی ہے اور وہ بُرے کاموں سے دُور رہ کر مثبت ذرائع کے تئیں اپنے خیالات کو مرکوز کرنے میں لگتے ہیں۔

بقیہ اداریہ ، از صفحہ نمبر : 2

نہیں ملنی چاہئے تھی جبکہ آپؑ کے پیروکار قادیان اور ہندوستان سے نکل کر دنیا کے 190 ملکوں پھیل گئے ہیں۔

ایسا ہی انذاری الہامات میں پنڈت لیکھرام کے متعلق الہام، ڈاکٹر ڈوئی کے متعلق الہام، سعد اللہ لدھیانوی کے متعلق، محی الدین لکھو کھے والے کے متعلق، چراغ الدین جمونی کے متعلق الہامات روز روشن کی طرح پوری ہو چکے ہیں اور ایک دنیا اس کی گواہ ہے۔ پس بعض پیشگوئیوں کے متعلق اپنی کم فہمی و کج بحثی سے یہ کہنا کہ وہ پوری نہیں ہوئیں حد درجہ کی نالائقی ہے۔

اور جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے الہامات کو قرآن مجید سے افضل یا قرآن مجید کے برابر قرار دیا ہے تو سوائے اس کے کہ ہم لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ کہیں مزید کچھ اور نہیں کہہ سکتے۔ ہم ڈنکے کی چوٹ سے کہتے ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے کبھی بھی اپنے الہامات کو قرآن مجید سے افضل قرار نہیں دیا بلکہ ان کو قرآن مجید کے تابع قرار دیا ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ چونکہ آپ خود پر نازل ہونے والی وحی کو بھی خدا کا کلام سمجھتے تھے آپ نے ہمیشہ اپنے الہامات کے متعلق فرمایا کہ مَیں ان پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن مجید پر ایمان لاتا ہوں تو اس میں پریشانی کی کوئی وجہ نہیں ہونی چاہئے۔ (باقی)

(منیر احمد خادم)

احباب کرام

دہلی کانفرنس میں بکثرت شمولیت فرمائیں

جماعت احمدیہ دہلی کی سالانہ کانفرنس مورخہ 17 نومبر 2007ء کو کمانی آڈیٹوریم منڈی ہاؤس، انڈیا گیٹ نئی دہلی میں بعد دوپہر منعقد ہوگی۔ احباب زیادہ سے زیادہ اس کانفرنس میں شمولیت اختیار کریں۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 1872-220757
Tel Fax : (0091) 1872-221702
Tel (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 56 Thursday 1st November 2007 Issue No. 44

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
' : 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آنے کا ایک مقصد حقوق العباد بھی قرار دیا ہے اس لحاظ سے ہم پر بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ ہم عہد بیعت کو پورا کرتے ہوئے اس مقصد کی طرف توجہ کریں

ہماری عیدیں ہمیں یہ توجہ دلانے والی ہونی چاہئے کہ جن عبادتوں اور قربانیوں کے مزے ہم نے چکھے ہیں اور جس کی خوشی میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں بیوی بچوں، دوستوں اور افراد جماعت کے ساتھ ملکر خوشیاں منانے کا حکم دیا ہے ان قربانیوں اور عبادتوں کو اب ہم دائمی کرلیں تا کہ اللہ کی طرف سے ہمارا ہر روز عید بنکر طلوع ہو

خلاصہ خطبہ عید الفطر سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 13/اکتوبر بمقام بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آج ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے حکم کے مطابق عید منا رہے ہیں۔ اس عید کو عید الفطر کہا جاتا ہے یہ اس خوشی میں منائی جارہی ہے کہ ہم نے اللہ کے حکم سے رمضان کے روزے رکھے تا کہ اللہ کا قرب اور اس کی رضا حاصل کرنے والے بن سکیں۔ اس مہینے کے مکمل ہونے پر اللہ نے حکم دیا ہے کہ خوشی مناؤ اور ہر جائز کام جس سے تمہیں ایک معین وقت کے لئے روکا گیا تھا اسے کرو۔ اچھے کپڑے پہنو کھاؤ تیار ہو ؤ لیکن اللہ کی یاد سے غافل ہونے کی اجازت نہیں ہے۔ شکرانے کا بہترین ذریعہ یہ ہے کہ مسجد میں جمع ہو کر عید کی نماز پڑھو اور اللہ نے جو تم پر عبادات اور قربانیوں کے نتیجہ میں فضل کئے ہیں اللہ کا شکر ادا کرو پس یہ عید صرف اچھا پہننے کھانے اور دوستوں کے ساتھ پکنک منانے کے لئے نہیں بلکہ شکرانے کے طور پر اس کی طرف سے ایک خوشی کا موقع فراہم کیا گیا ہے۔

فرمایا ہماری عیدیں ہمیں یہ توجہ دلانے والی ہونی چاہئیں کہ جن عبادتوں اور قربانیوں کے مزے ہم نے چکھے ہیں اور جس کی خوشی میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں بیوی بچوں، دوستوں اور افراد جماعت کے ساتھ ملکر خوشیاں منانے کا حکم دیا ہے ان قربانیوں اور عبادتوں کو اب ہم دائمی کرلیں تا کہ اللہ کی طرف سے ہمارا ہر روز عید بن کر طلوع ہو نہ کہ سال کے بعد ایک دن کیلئے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو احکامات دیئے ہیں ان کو با قاعدگی سے کرنے کا حکم فرمایا ہے جن میں غریبوں اور ضرورتمندوں کا خیال رکھنا رشتہ داروں سے سلوک، تقویٰ پر قدم مارتے ہوئے اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرنا بھی ہے۔

فرمایا: یہ رمضان جس میں بھوکا رہنے اور دوسروں کا خیال رکھنے کی اور دوسری مالی قربانیوں کی، عبادت کی، تلاوت کی توجہ دلائی گئی اور اس پر مہینہ گزرنے پر خوشی کا دن منانے کا حکم دیا ہے یہ اس لئے ہے تا کہ ہمیں سمجھ آئے کہ حقیقی خوشی اس وقت پہنچتی ہے جب ایک انسان اس عمل میں سے گزرتا ہے۔ غریبوں کی بھوک کا احساس تبھی ہوتا ہے جب خود بھوک برداشت کرے۔ فاقہ زدوں کی کمزوری کا احساس تب ہوتا ہے جب خود کو بھوک کی وجہ سے کمزوری ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ نے اپنا بصیرت افروز خطبہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ جو اللہ کی رضا کے حصول کے لئے روزے رکھتے ہیں انہیں دوسروں کی تکلیفوں کا احساس ہوتا ہے اور رمضان ان میں پاک تبدیلیاں پیدا کرتا ہے اور یہ تبدیلیاں ان کو عید کی حقیقی خوشیاں مہیا کرنے والی ہوتی ہیں۔ پس یہ عیدیں جو ہم مناتے ہیں اس نیت سے منائی جانے والی عیدیں ہونی چاہئیں جن میں اپنے پیدا کرنے والے خدا کی طرف توجہ رہے اور اس کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ رہے۔ ہمیشہ یہ ہمارے ذہن میں ہونا چاہئے کہ نیکی اور تقویٰ کو قائم رکھنا ہمارا اصل مقصود ہے اور اس کا سبق ہمیں رمضان کے روزے بھی دیتے ہیں پس یہ اطاعت کا سبق ہماری زندگیوں کا حصہ بن جانا چاہئے۔ یہ اطاعت ہی ہے جس سے ہمیں اس کا قرب حاصل ہوتا ہے یہ اطاعت ہی ہے جو ہمیں دوسروں سے ممتاز کرنے والی ہے اور کر رہی ہے۔

فرمایا ہماری کامیابی اور ہمارے مقصد کا حصول اللہ کی اطاعت اور اس کا تقویٰ اختیار کرنے میں ہے۔ پس جب تک ہم اس اصل کو پکڑے رکھیں گے ہم اپنی زندگی کے مقصد پورے کرنے والے بنتے چلے جائیں گے اللہ تعالیٰ کے انعاموں اور اس کے احسانوں سے فیضیاب ہوتے چلے جائیں گے پس اس سبق کو کبھی کسی احمدی کو نہیں بھولنا چاہئے اس کے حصول کے لئے جو ذرائع اللہ تعالیٰ نے بتائے ہیں وہ ہر احمدی کو اختیار کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

فرمایا آج کے اس موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے حقوق العباد کے بارہ میں جو حکم فرمایا ہے وہ بیان کروں گا کیونکہ جو اس حق کی طرف توجہ نہیں کرے گا وہ حقیقی عید منانے والا نہیں ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حقوق العباد کے ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ بحیثیت جماعت ہمارا فرض بنتا ہے کہ اپنے میں سے کمزوروں کا خیال رکھیں اور یہ خیال اس وقت رکھا جاسکتا ہے جب افراد جماعت اس حقیقت کو سمجھیں اور یہ احساس اپنے اندر پیدا کریں کہ ہماری عیدیں اس وقت عیدیں کہلانے والی ہونگی جب ہم ایک دوسرے کے درد کو محسوس کرنے والے ہونگے۔ فرمایا ہر احمدی دوسرے ملکوں میں جا کر تو خبر نہیں لاسکتا کہ کون کس حال میں ہے یہ نظام جماعت ہی ہے جو بتا سکتا ہے کہ کون کس حال میں ہے کس کی مدد کی ضرورت ہے اور اللہ کے فضل سے اس طرح عیدین اور دوسرے مواقع پر مدد کی کوشش بھی کی جاتی ہے بعض جگہوں پر کمزوریاں بھی ہوجاتی ہیں بہر حال جماعت کوشش کرتی ہے کہ غریبوں کی مدد کی جائے اس کے لئے مختلف مدّیں ہیں۔ جماعت میں خلفاء مختلف تحریکات بھی کرتے رہے اور وہ تحریکات آج بھی قائم ہیں۔ آج ہم یہاں عید منا رہے ہیں ہم میں سے بہتوں کو علم نہیں کہ دنیا کس حال میں ہے۔ ہم اپنی مشکلات سے پریشان ہوجاتے ہیں جو دنیا کے مقابلہ پر کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتی۔ نظام جماعت کو جس کے بارے میں پتہ چلتا ہے کہ اس کے حالات خراب ہیں اس کی مدد کی جاتی ہے اور یہ خدا کی رضا کی خاطر کی جاتی ہے۔

فرمایا ایک خبر گزشتہ دنوں میری نظر سے گذری کہ دنیا میں ایک اندازے کے مطابق قریباً 80 کروڑ لوگ روزانہ بھوکے رہتے ہیں پس احمدی خوش قسمت ہیں کہ اس حالت سے بچے ہوئے ہیں۔ فرمایا کہ احباب کو خلفاء کی بیان فرمودہ تحریکات میں حصہ لینا چاہئے تا کہ غریبوں کی ضرورتیں پوری ہوں۔ حضرت خلیفة المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی تحریک کے مطابق لوگ اپنے بھائیوں کی مدد کرتے ہیں غریب ہمسائیوں کا بھی خیال رکھتے ہیں۔ فرمایا اگر کسی جگہ کمزوری ہے تو افراد جماعت اور نظام جماعت کو بھی اس طرف توجہ کرنی چاہئے لیکن غریبوں کی بہت سی ضروریات ایسی ہیں جو عید کے علاوہ دنوں میں پھیلی ہیں انکا خیال رکھنے کے لئے صاحبِ حیثیت لوگوں کو میں خاص طور پر تحریک کرتا ہوں۔ اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور باقی احباب کو بھی حسبِ توفیق باقی تحریکات میں بھی حصہ لینا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ ہم نے اپنے اندر اور اپنے بچوں کے اندر یہ احساس اجاگر کرنا ہے کہ خدا کی رضا کے لئے غریبوں کی مدد کرنی ہے نہ کہ اپنے ذاتی مفاد کے لئے۔ تمام دنیا میں قطع نظر اس کے کہ کسی کا کیا مذہب ہے ہم نے مدد کرنی ہے۔ اللہ کے فضل سے جماعت میں اس کا انتظام ہے۔ ہیومنٹی فرسٹ کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ عمومی انسانیت کی خدمت میں بڑا کردار ادا کر رہی ہے۔ باوجود کم وسائل کے بڑے جذبے سے تمام والنٹیر ز خدمت کر رہے ہیں۔ فرمایا غریبوں کی ہمدردی کے لئے ہمارے جوان کسی چیز کی پرواہ نہیں کرتے اللہ تعالیٰ ان کو اپنی حفاظت میں رکھے اور اجر دے۔ فرمایا ان کے خطوط سے پتہ چلتا ہے کہ خدمت کے نتیجہ میں جوان کو خوشی پہنچ رہی ہے یہی حقیقی عید ہے جس کے لئے ایک مومن مجاہدہ کرتا ہے۔ ہماری حقیقی خوشیاں اسی میں ہیں کہ خدمت انسانیت کریں۔ فرمایا ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آنے کا ایک مقصد حقوق العباد بھی قرار دیا ہے اس لحاظ سے ہم پر بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ ہم عہد بیعت کو پورا کرتے ہوئے اس مقصد کی طرف توجہ کریں۔ پس دوسروں کی ہمدردی اور ان کے کام آنا ہی ہمیں خدا کی رضا حاصل کرنے والا بنائے گی۔ اس لئے کبھی اسے معمولی چیز نہیں سمجھنا چاہئے اور مدد بھی بغیر کسی فخر دکھائے اور تصنع کے بغیر کرنی چاہئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یتامیٰ فنڈ، امداد مریضان، تعلیم کے لئے امداد، مریم شادی فنڈ، بیوت الحمد سکیم کی ضرورت و برکات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ چند

باقی صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیں